عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوة
انٹرنیشنل
جلد ۶ - شمارہ ۴۵

قرآن حکیم ایک عظیم الشان معجزہ

امیر المؤمنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بے حجابی اور اس کے مضرات

دس بیبیوں کی کہانی ایک بیہودہ رسم

اگر میں صدر مملکت ہوتا تو کیا کرتا؟

محکمۂ امداد باہمی میں قادیانیوں پر نوازشیں

مشاعرۃ

ختم نبوّۃ

نبیِ محترم کو یاد کرنا عین ایماں ہے
خدا کے بعد اُن کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
گلے میں ڈال لو پٹہ محمدؐ کی غلامی کا
یوں اُنکے عشق میں خود کو مٹانا عین ایماں ہے
کوئی مردود کرتا ہے اگر توہین آقا کی
تو علمِ دین بن کر اس سے لڑنا عین ایماں ہے
نبوت کا علم ہاتھوں میں اور قرآن سینے میں
اسے پڑھ پڑھ کے دنیا کو سنانا عین ایماں ہے
مکمل دین تم پر ہو گیا اے رہبرِ کامل!
قیامت تک تیری سنت پہ چلنا عین ایماں ہے
مدینے کی بہاروں کا حسیں عالم ہے اے عالم
تصور اس سے اپنا جگمگانا عین ایماں ہے

عالم شبیر عالم جے پوری

نبیؐ کے حکم کی تعمیل کرنا عین ایماں ہے
نبیؐ کے کام کی تکمیل کرنا عین ایماں ہے
خدائے پاک نے ارفع کیا ہے ذکر کو جس کے
اسی کے ذکر کی تفضیل کرنا عین ایماں ہے
وہ محبوب خدا ختم رسل وہ شافع محشر
اسی اجمال کی تفصیل کرنا عین ایماں ہے
سرِ تسلیم خم کر دو نبوت کے اشاروں پر
اسی مقصد کی پھر تحصیل کرنا عین ایماں ہے
فلاح دو جہاں مضمر محمدؐ کے طریقوں میں
اسی رستہ کی پھر تعمیل کرنا عین ایماں ہے
مٹا دو قادیاں کے کفر کو جھوٹی نبوت کو
اسی لعنت کی پھر تذلیل کرنا عین ایماں ہے
حفاظت فرض ہے ختم نبوت کی مسلماں پر
اسی جذبہ کی پھر تشکیل کرنا عین ایماں ہے
خدا و مصطفےٰ پر جان دینا حاصل ایماں
اسی منزل کی پھر تکمیل کرنا عین ایماں ہے

نبیؐ کی رحمتوں کا ذکر کرنا عین ایماں ہے
خدا کے نور سے دامن کو بھرنا عین ایماں ہے
ضروری ہے وفا کی راہ میں ثابت قدم رہنا
نبیؐ کے عشق میں جاں سے گزرنا عین ایماں ہے
خدا حافظ ہے خود اُن کا مگر سرکار کی خاطر
ہتھیلی پر سروں کو اپنے دھرنا عین ایماں ہے
نبیؐ کی ذات پر پڑھنا درودِ پاک لازم ہے
خدا کے امر کی تعمیل کرنا عین ایماں ہے
پئے ناموسِ دینِ مصطفیٰؐ سر پر کفن باندھے
پڑے جو وقت تو سولی پہ چڑھنا عین ایماں ہے
یہی ہے رسم شبیری محمدؐ کی غلامی میں
بہ پیشِ سرکشاں سر خم نہ کرنا عین ایماں ہے
ہوا انعام جن پر اُن کے رستے پر چلو عالم
اُسی رستے پہ جینا اور مرنا عین ایماں ہے

عالم فدائی

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی
انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶ | ۵ تا ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ ۔ ۲۲ تا ۲۸ اپریل ۱۹۸۸ء | شمارہ ۴۵

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ
سالانہ ۔/۱۰۰ روپے ـــــ ششماہی ۔/۵۵ روپے
سہ ماہی ۔/۳۰ روپے ـــــ فی پرچہ ۔/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ـــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ـــــ ۳۷۵ ״
ایشیا ـــــ ۳۷۵ ״

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ـــــ قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
سکھر ـــــ دین محمد فریدی
جھنگ ـــــ غلام حسین
ٹھٹھہ آدم ـــــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ـــــ مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی
کوٹ چھٹہ ـــــ فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ ـــــ محمد متین خالد
ملتان ـــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد طوق
گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسمٰعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ
امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف گوندل • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــــ قاری محمد اسمٰعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف گلاب • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
ابوظہبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • مونٹریال ـــــ آفتاب احمد
نائیجیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشس ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمود یوسف
ہالینڈ ـــــ اسمٰعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسمٰعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــــ اے کیو انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمن یعقوب باوا ـــــ طابع: سید شاہد حسن ـــــ طبع: القادر پرنٹنگ پریس ـــــ مقام اشاعت: ۲۰ مرے سارہ ویٹش ایم اے جناح روڈ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ وَلَا تَعۡدُ عَيۡنٰكَ عَنۡهُمۡ‌ۚ تُرِيۡدُ زِيۡنَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا‌ۚ وَلَا تُطِعۡ مَنۡ اَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهٗ عَنۡ ذِكۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰٮهُ وَكَانَ اَمۡرُهٗ فُرُطًا ۝

ترجمہ: "اور تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں، اسی کی رضامندی چاہتے ہیں اور تو اپنی آنکھوں کو ان سے نہ ہٹا کر تو دنیا کی زندگی کی زینت تلاش کرنے لگ جائے۔ اور اس شخص کا کہنا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا ہے اور اس کا معاملہ حد سے گذرا ہوا ہے۔"

سورۃ الکہف رکوع ۴۔

اہل اللہ سے عداوت

حضرت انسؓ اور ابو ہریرۃؓ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے جس نے میرے کسی دوست کی توہین کی تو وہ میرے مقابلہ کے لیے تیار ہو گیا۔"

(بخاری)

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص جس کو دوست رکھتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔"

(طبرانی صغیر)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے اور انصار سے دشمنی نفاق کی علامت ہے۔"

(بخاری)

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری

مولانا محمد انوری لائلپوری اپنی تالیف کمالاتِ انوری میں رقم طراز ہیں کہ ایک بار صبح کا اجالا پھیلنے سے پہلے وزیرآباد کے اسٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں آپ تشریف رکھتے تھے۔ تلامذہ اور معتقدین کا ہجوم اردگرد جمع تھا۔ وزیرآباد اسٹیشن کا ہندو اسٹیشن ماسٹر ہاتھ میں بڑا لیمپ لیے ہوئے ادھر سے گذرا حضرت پر نظر پڑی تو رک گیا اور غور سے دیکھتا رہا پھر بولا کہ جس مذہب کے یہ عالم ہیں وہ مذہب جھوٹا نہیں ہو سکتا اور اسی وقت آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ پنجاب میں پیش آیا جب آپ کی نورانی صورت دیکھ کر ایک غیر مسلم کو ایمان کی دولت نصیب ہوئی۔

غیر مسلم آپ کا چہرہ دیکھتے ہی پکار اٹھتے کہ اگر چودھویں صدی کے ایک عالم دین کا چہرہ اتنا منور ہے تو پھر ان کا نبی کتنا خوبصورت اور منور چہرہ والا ہوگا۔

دس بیبیوں کی کہانی ——— ایک بیہودہ رسم

کئی سو سال سے شیخ احمد کے نام سے ایک وصیت نامہ من گھڑت رائج چلا آ رہا ہے۔ سادہ لوح لوگ اس کے بارے میں غلط تخیلات اور توہمات میں مبتلا ہیں۔ اس وصیت نامہ میں یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ جو اسے شائع کر کے تقسیم کرے گا اس کی مرادیں پوری ہوں گی۔ تمام مکاتب فکر کے علماء اس بارے میں یہ فتویٰ دے چکے ہیں کہ یہ من گھڑت ہے اور اسلام کے خلاف ہندوؤں، عیسائیوں، یہودیوں اور دوسرے غیر مسلموں کی ایک سازش ہے۔ ابھی یہ سلسلہ شروع تھا کہ اسلام کے خلاف ایک نئی سازش کا دروازہ کھل گیا ہے اور وہ ہے.... "دس بیبیوں کی کہانی" یہ من گھڑت کہانیاں ہندوستان سے درآمد ہوئیں اور پاکستان میں رواج پا گئیں۔ وہاں کا ایک ہندو ناشر جو قرآن پاک، پنجسورے، اوراد و ظائف، عملیات وغیرہ کی کتابیں شائع کرتا ہے۔ بعض قرآنی وظائف میں اس نے ہندی کے الفاظ بھی داخل کر دیئے ہیں، انہیں پڑھنے کی ترغیب دینے کے لئے بے سروپا روایتیں بھی شائع کر رکھی ہیں۔ دس بیبیوں کی کہانی، جناب سیدہ کی کہانی یا ایسی ہی دوسری کہانیاں بھی اسی نے شائع کر کے رواج دیں۔ ان کے بارے میں لکھا ہے کہ انہیں سنانے کے لئے ایک مجلس منعقد کی جائے جس میں کوئی مرد نہ ہو اور مجلس کے بعد مٹھائی تقسیم کی جائے، جو یہ کہانی پڑھے گا اور جو عورتیں سنیں گی ان کی مرادیں پوری ہوں گی، ورنہ زبردست نقصان ہو گا۔ چنانچہ جناب سیدہ کی کہانی جو ہندو ناشر نے شائع کی ہے، اس میں یہ من گھڑت کہاوت لکھی ہے:۔

عرب کے شہر میں ایک سنارن رہتی تھی اس کا ایک ہی لڑکا تھا، سنارن لڑکے کو لے کر کنویں پر پانی بھرنے گئی، وہ اسے قریب بٹھا کر پانی بھرنے لگی، دوسری طرف ایک کمہار کا آوا تھا جو خوب روشن تھا۔ وہ لڑکا اس طرف گیا اور اس میں گر گیا، سنارن پریشان ہو گئی اور روتی پیٹتی رہی یہاں تک کہ بیہوش ہو گئی۔ عالم غشی میں ایک معطر نقاب پوش آئی اور کہا غم نہ کر تیرا لڑکا تجھے ملے گا، لیکن تو یہ نیت کر لے کہ تیرا لڑکا اگر تجھے صحیح سالم مل جائے تو میں جناب سیدہ کی کہانی سنوں گی، اس نے نیت کر لی اور لڑکا صحیح سلامت نکل آیا۔ (خلاصہ)

اسی طرح کی اور بھی بے سروپا باتیں لکھی ہیں۔ دس بیبیوں یا جناب سیدہ کی کہانی عام رواج پا رہی ہے اور عورتیں اس میں پیش پیش ہیں۔ ان کہانیوں کے پڑھنے کے بارے میں علماء کرام نے مندرجہ ذیل فتویٰ دیا ہے:۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب نائب مفتی دارالافتاء والارشاد کراچی لکھتے ہیں:

رسالہ سیدہ کی کہانی از اول تا آخر خرافات و واہیات سے پر ہے اس کا پڑھنا، سننا، شائع کرنا ناجائز، حرام اور گناہ کبیرہ، مختصر طور پر اس کی قباحتیں درج ذیل ہیں:۔

(۱) اس قصہ کا کسی صحیح کتاب میں کوئی وجود نہیں، صریح جھوٹ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ الخ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

(۲) اس کی نسبت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹی بات کو میری طرف منسوب کرنے والا جہنمی ہے۔ (مفہوم حدیث)

(۳) اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی کی گئی ہے۔

(۴) اس جھوٹے اور من گھڑت قصے کے بارے میں لکھا ہے کہ جو اس کو نہ سنے وہ عذاب میں مبتلا ہو گا (نعوذ باللہ من ذالک) عذاب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور بغاوت سے آتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ایک سطر قباحت سے خالی نہیں، ادنیٰ عقل و معمولی فہم دین رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ یہ قصہ من گھڑت و بے سروپا ہے، اس لئے اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ یہ سنتے وقت کوئی مرد نہ ہو" (خلاصہ)

مولانا عبدالرؤف سکھروی نائب مفتی دارالعلوم کراچی تحریر فرماتے ہیں:

کہانی بی بی سگت اماں شہر بانو، دس بیبیوں کی کہانی اور اعجاز جناب سیدہ کا مطالعہ کیا ________ یہ سب کہانیاں من گھڑت اور خود ساختہ ہیں۔ وہ کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں، کوئی مشکل یا مصیبت آن پڑنے پر ان کہانیوں کو پڑھنا اور ان کہانیوں سے مصیبت ٹلنے کا اعتقاد رکھنا جائز نہیں اور اجتماعی اور انفرادی طریقہ سے ان کو

باقی صفحہ پر

زکوٰۃ

اسلام کا بہت بڑا اور مضبوط پل ہے

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ زکوٰۃ اسلام کا بہت بڑا (مضبوط) پل ہے۔"

فائدہ: جیسا کہ پل ذریعہ اور سہولت کا سبب ہوتا ہے کسی جگہ جانے کا اسی طرح زکوٰۃ ذریعہ اور راستہ ہے اسلام کی حقیقت تک سہولت سے پہنچنے کا۔ یا اللہ جل شانہ کے عالی دربار تک پہنچنے کا۔ عبدالعزیز بن عمیرؒ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پوتے فرماتے ہیں کہ نماز تجھے آدھے راستہ تک پہنچا دے گی اور روزہ بادشاہ کے دروازے تک پہنچا دے گا اور صدقہ تجھے بادشاہ کے پاس پہنچا دے گا (اتحاف)

پل کے ساتھ ایک لطیف مناسبت حضرت شقیق بلخیؒ جو مشہور صوفی اور بزرگ ہیں کے کلام سے بھی معلوم ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزیں تلاش کیں ان کو پانچ جگہ پایا۔ روزی کی برکت کو چاشت کی نماز میں پایا، اور قبر کی روشنی تہجد کی نماز میں اور منکر نکیر کے جواب کو تلاوت قرآن میں پایا، اور پل صراط پر سہولت سے گذرنا روزہ اور صدقہ میں پایا اور عرش کا سایہ خلوت میں پایا (فضائل نماز)

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا کر دے، تو اس مال کی شر اس سے جاتی رہتی ہے۔"

فائدہ: بعض روایات میں یہ مضمون اس طرح آیا ہے کہ جب تو مال کی زکوٰۃ ادا کر دے تو تو نے اس مال کے شر کو زائل کر دیا (کنز) یعنی مال بہت سے شرور کا سبب ہوتا ہے لیکن اس کی زکوٰۃ اگر اہتمام سے ادا ہوتی رہے تو اس کے شر سے حفاظت رہتی ہے آخرت کے اعتبار سے تو ظاہر ہے کہ پھر اس مال پر عذاب نہیں ہوتا دنیا کے اعتبار سے اس لحاظ سے کہ زکوٰۃ کا ادا کرنا مال کے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے جیسا کہ اس سے اگلی حدیث میں آرہا ہے۔ اور اگر زکوٰۃ ادا نہ کی جائے تو وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ آئندہ فصل کے نمبر ۶ پر آرہا ہے۔

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ بناؤ۔ اور اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو، اور بلا اور مصیبت کی موجوں کا دعا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے استقبال کرو۔"

فائدہ: تحصین کا معنی اپنے چاروں طرف قلعہ بنا لینے کے ہیں۔ یعنی جیسا کہ آدمی قلعہ میں بیٹھ جانے سے ہر طرف سے محفوظ ہو جاتا ہے ایسا ہی زکوٰۃ کا ادا کر دینا اس مال کو ایسا محفوظ کر دیتا ہے جیسا کہ وہ مال قلعہ میں محفوظ ہو گیا ہو۔ ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کعبہ میں حطیم میں تشریف رکھتے تھے۔ کسی شخص نے عرض کیا کہ فلاں آدمیوں کا بڑا نقصان ہو گیا، سمندر کی موج نے ان کے مال کو ضائع کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنگل ہو یا سمندر کسی جگہ بھی جو مال ضائع ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے سے ضائع ہوتا ہے۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کے ذریعہ حفاظت کیا کرو، اور اپنے بیماروں کی صدقہ سے دوا کیا کرو، اور بلاؤں کے نزول کو دعاؤں سے دور کیا کرو۔ دعا اس بلا کو بھی زائل کر دیتی ہے جو نازل ہو گئی ہو اور اس بلا کو روک دیتی ہے جو ابھی نازل نہ ہوئی ہو۔ جب اللہ جل شانہ کسی قوم کا بقا چاہتے ہیں یا ان کی بڑھوتری چاہتے ہیں تو اس قوم میں گناہوں سے عفت اور جوانمری (یعنی جود و بخشش) عطا فرماتے ہیں اور جب کسی قوم کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو اس میں خیانت پیدا کر دیتے ہیں (کنز)

"حضرت علقمہؓ فرماتے ہیں کہ جب ہماری جماعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔"

فائدہ: اسلام کی تکمیل کا زکوٰۃ پر موقوف ہونا ظاہر ہے کہ جب زکوٰۃ اسلام کے پانچ مشہور ارکان کلمہ طیبہ کا اقرار، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کا ایک رکن ہے تو جب تک ایک رکن بھی باقی رہے گا اسلام کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابوایوبؓ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔ نماز کو قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور صلہ رحمی کرتے رہو۔

ایک حدیث میں ہے، ایک اعرابیؓ نے سوال کیا کہ مجھے ایسا عمل بتا دیجئے، جس پر عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، فرض نماز کو اہتمام سے ادا کرتے رہو، فرض زکوٰۃ ادا کرتے رہو، رمضان کے روزے رکھتے رہو۔ ان صاحب نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس میں ذرا بھی کمی زیادتی نہ ہوگی۔ جب وہ چلے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا کسی جنتی آدمی کو دیکھ کر دل خوش ہو، وہ اس شخص کو دیکھے (ترغیب)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی

صحیح مسلم میں عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ملائکہ سلام کیا کرتے تھے مگر جب میں اپنی ایک بیماری میں اپنے بدن کو داغتا تو فرشتوں نے مجھے سلام کرنا چھوڑ دیا۔ پھر اس دن سے میں نے بدن داغنا چھوڑ دیا تو فرشتوں نے پھر مجھے سلام کرنا شروع کر دیا۔

ترمذی میں روایت ہے کہ عمران بن حصینؓ کے گھر والے سلام کرنے والے کی آواز سنا کرتے تھے مگر کوئی شخص سلام کرنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

نسیم الریاض میں معتبر کتابوں کے حوالے سے یہ بھی ہے کہ فرشتے عمران بن حصینؓ سے مصافحہ بھی کیا کرتے تھے۔ امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ حضرت عمران بن حصینؓ کو بواسیر کی بیماری تھی۔ اسی کے علاج کے لیے بدن داغا تھا تاکہ خون تھم جائے۔ لیکن چونکہ حضرت عمران بن حصینؓ کا صبر و توکل بہت مشہور تھا، اسی وجہ سے فرشتے سلام بھی کیا کرتے تھے۔ جب مرض کے لیے علاج کی طرف توجہ ہوئی، جس سے ترک توکل ظاہر ہوا تو فرشتوں نے سلام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ غلامانِ رسولؐ کا اتنا مرتبہ کہ فرشتے سلام کریں، یہ بھی رسول ہی کا معجزہ ہے۔

دلائل النبوۃ اور طبقات ابن سعدؒ میں عمار ابن یاسرؓ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے جبرئیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دکھا دیجئے آپؐ نے فرمایا کہ اچھا بیٹھ جاؤ۔ حضرت حمزہؓ بیٹھ گئے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کعبہ پر اترے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ سے فرمایا کہ نظر اٹھا کر دیکھو۔ حضرت حمزہؓ نے نظر اٹھا کر جبرئیلؑ کو زمرد سبز کی طرح چمکتا ہوا دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ یہ بھی معجزہ ہے کہ جس کو ایک دفعہ انسان دیکھ کر بے ہوش ہو جائے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار دیکھا۔

ترمذی کی روایت میں حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔

صحیحین کی روایت میں اسامہ ابن زیدؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔

مسلم میں ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ابوجہل نے لات و عزیٰ کی قسم کھا کر کہا کہ میں نے اگر محمدؐ کو زمین پر ناک رگڑتے یعنی نماز میں سجدہ کرتے کبھی دیکھ لیا تو اپنے پیروں سے اس کی گردن روند ڈالوں گا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اپنے ارادے کو پورا کرنے کی غرض سے آگے بڑھا، پھر اچانک الٹے پاؤں پھرا، جیسے ہاتھوں سے کوئی چیز روک رہا ہو۔ لوگوں نے اس سے ماجرا پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے اور محمدؐ کے درمیان دہکتی آگ کی ایک خندق دیکھی اور بڑا خوفناک منظر دیکھا اور کچھ پر بھی نظر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہل میرے قریب آتا تو فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے جاتے۔

صحیحین میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اُسید بن حضیرؓ ایک رات سورہ البقرۃ پڑھ رہے تھے۔ ان کا گھوڑا جو پاس ہی بندھا ہوا تھا اچانک اچھلنے کودنے لگا۔ اسیدؓ نے تلاوت بند کی تو گھوڑے کا کودنا بھی بند ہو گیا۔ پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر اچھلنے اور کودنے لگا۔ اسیدؓ پھر چپ ہو گئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا اسی طرح تیسری دفعہ ہوا کہ پڑھنے لگے تو گھوڑا کودنے لگا چنانچہ اسید بن حضیرؓ نے نماز سے فراغت پا کر اپنے لڑکے یحییٰ کو جو گھوڑے کے قریب ہی سو رہے تھے ہٹا لیا کہ کہیں گھوڑا ان کو کچل نہ دے، پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چیز خیمہ کی طرح تنی ہوئی ہے اور اس میں چراغاں ہو رہا ہے۔

صبح کو یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا تو آپؐ نے دو مرتبہ فرمایا کہ اے ابن حضیرؓ! قرآن پڑھتے رہو۔

ابن حضیرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں ڈر گیا تھا کہ میرا گھوڑا یحییٰ کو روند ڈالے۔ جب یحییٰ کے پاس گیا اور آسمان پر نظر کی تو روشن سائبان دیکھا میں دیکھتا رہا، اور وہ سائبان اٹھتے اٹھتے غائب

باقی صلا پر

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ہو الشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قرآن حکیم تاجدار ختم نبوت کا! عظیم الشان معجزہ

حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

قرآن عزیز

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (القرآن)

ترجمہ: بڑی برکت ہے اس کی جس نے اتاری فیصلہ کی کتاب اپنے بندہ پر، تاکہ رہے جہان والوں کے لئے ڈرانیوالا۔

معجزات کی دو قسمیں ہیں ایک علمی۔ دوسری عملی۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی اور زندہ معجزہ قرآن عزیز ہے۔ قرآن عزیز کے معجزہ ہونے کے وہ معنی نہیں ہیں جو اوپر بیان کئے گئے ہیں اس لئے کہ یہ قرآن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں ہے بلکہ خدا کا کلام ہے جو پیغمبر کو عطاء کیا گیا ہے، قرآن کے علاوہ علمی و عملی معجزات میں یہ ممکن ہے کہ اگر ان کے اسباب کو ہم معلوم کرسکیں تو اسباب کے ذریعے ہم بھی اس کام کو کرسکتے ہیں۔ لیکن قرآن عزیز اس طرح کا معجزہ نہیں ہے اس لئے کہ وہ خدا کا کلام ہے۔ اور جس طرح کوئی خدا نہیں ہوسکتا اسی طرح کوئی خدا کے کلام پر بھی قدرت نہیں رکھ سکتا۔ اور جس طرح خدا قدیم ہے اسی طرح اس کی صفت بھی قدیم ہے۔

قرآن عزیز اپنے نظم (الفاظ) اور معنی دونوں کے اعتبار سے معجزہ ہے۔ اس کے معجز ہونے کے دلائل اگرچہ بہت زیادہ ہیں لیکن ہم یہاں وہی بیان کرتے ہیں جو عام فہم ہیں۔

(۱) قرآن کی زبان عربی ہے اور جس ذات پر وہ نازل ہوا ہے وہ خود عربی نژاد ہے، اس کی تمام زندگی بچپن سے دعویٰ نبوت تک انہی کے سامنے اسی حال میں گذری ہے کہ ایک حرف کسی استاد کے سامنے نہ سیکھا اور نہ علمی مجالس ہی عرب میں موجود تھیں، جہاں رہ کر اساتذہ سے تربیت پائی ہو۔ اس نے قرآن عزیز کی ان آیات کو سنا کر:۔

وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (بقرہ) قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا (بنی اسرائیل) قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ (ہود)

ترجمہ:۔ اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اتارا ہم نے اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک سورت اس جیسی اور بلاؤ اس کو جو تمہارا مددگار ہو، اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو پھر اگر ایسا نہ کرسکو اور ہرگز نہ کرسکو گے تو پھر بچو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ کہہ دیجئے اگر جمع ہوں آدمی اور جن اس پر کہ لادیں ایسا قرآن ہرگز نہ لادیں گے ایسا قرآن اگرچہ مدد کریں ایک دوسرے کی۔ کہہ دیجئے کہ تم بھی لے آؤ ایک دس سورتیں ایسی بناکر۔

قرآن نے تحدی کی اور دعویٰ کیا کہ اے اہل عرب تم عربی نژاد ہو۔ فصاحت و بلاغت میں بے نظیر و بے مثال ہو، اگر ہمت ہو تو تن تنہا نہیں بلکہ کل قومیں اور فصحاء و بلغاء جمع ہو کر ایک سورت یا ایک آیت اس قرآن کی مثل لے آؤ۔

تو تاریخ بتاتی ہے کہ کسی میں اس کے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی کہ اس امی انسان کے لائے ہوئے قرآن کے دعوے کو جھٹلا سکے اور اس کے مقابلہ میں ایک آیت پیش کر کے ہمیشہ کے لئے اسلام کا خاتمہ کر دے، (العیاذ باللہ) ہوا تو یہ ہوا کہ جب اسی مقابلہ میں ذلیل و ناکام ہوئے تو بجائے حق کو تسلیم کر لینے اور مان لینے کے آپ کی جان کے اور زیادہ دشمن ہو گئے اور ہارے ہوئے دشمن کی طرح کمینہ پن اور ذلیل ایذادہی پر اتر آئے اور کہنے لگے قُلُوبُنَا غُلْفٌ (بقرہ) قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ (فصلت) لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ (فصلت)

قرآن کا یہ دعویٰ ساڑھے تیرہ سو برس سے آج تک اسی طرح موجود ہے اور فریق مخالف اس کے مقابلہ سے آج بھی اسی طرح عاجز ہے۔ جس طرح ساڑھے تیرہ سو برس پہلے عاجز تھا آج بھی وہ عیسائی اور یہودی جو عربی زبان کے امام سمجھے جاتے ہیں، اس کا اقرار کرتے ہیں کہ فصاحت بلاغت میں اس درجہ کی کتاب دنیوی انسانوں سے ناممکن ہے۔ تم غور کرسکتے ہو کہ جب اہل زبان نے سلف و خلف کے عجز کا یہ حال ہے تو آج اگر کوئی ایسا شخص قرآن کی اس حقیقت ثابتہ کا انکار کرے جو اہل زبان بھی نہ ہو تو اس کا انکار کیا وزن رکھتا ہے۔ ہاں بعض بے وقوف ۔۔۔ لوگوں نے عربی کے غلط سلط جملے بنا کر پیش بھی کئے مگر ان کا یہ حال ہے کہ اہل زبان نے جب ان کو سنا تو اس قابل بھی نہ سمجھا کہ ان کو عربی زبان میں کوئی درجہ بھی دیں بلکہ اس کا مضحکہ اڑایا اور کہنے والے ہی کو خود ذلیل و رسوا کر دیا۔

(۲) قرآن عزیز کے احکام اور اس کا قانون صاف بتاتا ہے کہ یہ کسی انسانی دماغ کا بنایا ہوا نہیں ہے چہ جائیکہ ایک امی (ان پڑھ) انسان کا بنایا ہوا ہو، دنیا کے انقلاب کیسا بہتر سے بہتر دماغوں کے بنائے ہوئے قانون ردی کی ٹوکری کے حوالے ہو گئے، لیکن نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم اہل علم اہل دماغ آج بیسویں صدی میں بھی قرآن کے قوانین اخلاقی، قوانین سیاسی، قوانین معاشرتی اور قوانین مذہبی کی مدح و تعریف میں رطب اللسان ہیں اور حیرت کے ساتھ اس کی عدیم المثال و عدیم النظیر ہمہ گیری کے معترف ہیں۔

(۳) قرآن عزیز نے وہ غیبی خبریں دیں جن کے وجود کا کوئی

امکان نہ تھا اور آخر ان میں سے ہر ایک خبر صحیح اور صادق نکلی۔ یہ دلیل ہے اس امر کی کہ یہ کلام واقعی عالم الغیب والشہادہ کا کلام ہے نہ کسی انسان کا مثلاً روم و فارس کی جنگ میں روم کی فتح کی اس طرح خبر دی فَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ (رومیوں نصاریٰ) کو اس مغلوبیت کے بعد جو ان کو پارسیوں کے ہاتھوں ہوئی چند ہی سال میں فتح کامل ہوگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو باوجود قلت عدد اور کمی سامان جنگ کے اطلاع دی۔۔۔۔ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ (تم مسجد حرام (مکہ) میں انشاء اللہ امن کے ساتھ داخل ہوگئے) یہ دونوں باتیں حرف بحرف صحیح نکلیں۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ الآیۃ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان سے وعدہ کرتا ہے جو مومن ہیں اور عمل صالح کرتے ہیں کہ وہ ان کو زمین میں اپنا خلیفہ کرے گا) یہ وعدہ پورا ہوا اور تقریباً ایک ہزار سال مشرق سے مغرب تک اور جنوب سے شمال تک ایشیا یورپ، افریقہ غرض تمام دنیا پر مسلمانوں نے حکومت کی۔ یہ ان کی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے کہ آج وہ اس سے محروم ہیں۔ ورنہ کسی قوم کی سطوت و حکومت کی تاریخ اس قدر طویل نہیں جیسی مسلمانوں کی سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ الآیۃ

بدر کی فتح کی بشارت واقعہ بدر سے قبل دے دی گئی تھی۔۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (ہم نے قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں، تمام ادیان و مذاہب کی کتابیں دستبرد اور تحریف سے محفوظ نہ رہ سکیں اور خود اصحاب مذاہب کو اس کا اقرار ہے، لیکن یہ قرآن عزیز ہی کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کے عروج و زوال دونوں حالتوں میں اس کے ایک نقطہ میں بھی تبدیلی نہ آسکی۔ اور یہی ایک کتاب ہے جو آج سینکڑوں ہزاروں نہیں

باقی صفحہ ۳۰ پر

محسنِ اسلام کاتبِ وحی

امیر المومنین سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

اسلام کے نامور شخصیت تاریخ اسلام کی مشہور شخصیت پیکر شجاعت حضرت امیر معاویہؓ بعثت نبویؐ سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئے آپ کا نام معاویہؓ والد ماجد کا نام ابوسفیان (صخر) والدہ ماجدہ کا نام ہندہ تھا آپ کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی۔ طبقات ابن سعد کے مطابق آپ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہی مسلمان ہو چکے تھے مگر آپؓ نے مسلمان ہونے کا اظہار فتح مکہ کے موقع پر کیا۔

۱۔ آپؓ کی اہلیہ محترمہ قریبۃ الصغریٰ نبی پاکؐ کی زوجہ محترمہ حضرت اُمّ المؤمنین میمونہ بنت حارثؓ کی سوتیلی بہن تھی۔ ۲۔ آپؓ کی ہمشیرہ حضرت اُم حبیبہؓ رسول پاکؐ کی زوجہ محترمہ تھی۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت امیر معاویہؓ کے لئے دُعا فرمائی

۱۔ اے اللہ معاویہؓ کو کتاب سکھا دے شہروں میں اس کے لئے ٹھکانا بنادے اور اس کو جہنم کے عذاب سے بچا۔ ۲۔ اے اللہ معاویہؓ کو حساب و کتاب سکھا اور اس کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

۳۔ اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنادے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے۔

۴۔ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر معاویہؓ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور زبان اقدس سے دعا فرمائی اے اللہ اس کو علم سے بھر دے۔

تفصیل کے لئے حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاڑوی کی کتاب الناھیہ عن طعن امیر المؤمنین امیر معاویہؓ کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

جلیل القدر صحابہ کرام حضرت امیر معاویہؓ کی تعریف کیا کرتے تھے۔ ہم صرف نمونے کے طور پر چند اکابر صحابہ کرام کے اقوال نقل کرتے ہیں۔

۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں نے حضرت عثمان کے بعد کسی کو حضرت امیر معاویہؓ سے بڑھ کر حق کا فیصلہ کرنے والا نہیں پایا۔ ۲۔ حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا جو حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر بردبار۔ ان سے بڑھ کر سیادت کا لائق ان سے زیادہ باحوصلہ ان سے زیادہ نرم دل اور نیکی کے معاملے میں ان سے زیادہ کشادہ دست ہو۔

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں نے حضرت معاویہؓ سے بڑھ کر کسی کو بردبار نہیں دیکھا۔

حبر الامۃ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بہت سے مواقع پر حضرت امیر معاویہؓ کو شاندار الفاظ میں خراج عقیدت و تحسین پیش کیا ہے ہم صرف بطور نمونہ کے چند اقوال پیش کرتے ہیں۔ فرمایا اِنَّہٗ فقیہ۔ یقیناً حضرت امیر معاویہؓ فقیہ ہیں۔ ۲۔ ایک مرتبہ یوں فرمایا میں نے معاویہؓ سے بڑھ کر سلطنت اور بادشاہت کا لائق کسی کو نہیں دیکھا۔ ۳۔ ایک دفعہ آپؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب نے ایک فقہی مسئلے کے متعلق شکایت کے رنگ میں عرض کیا کہ حضرت امیر معاویہؓ کا نقطہ نظر تو آپ کے خلاف ہے حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا اے بیٹے جو کچھ معاویہؓ نے کیا صحیح کیا کیونکہ ہم میں معاویہؓ سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں۔ دیکھئے البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۳۱۔۱۳۵ ج ۸

باقی صفحہ ۲۴ پر

بے حجابی اور اس کے مضرات!

عبد الغنی طارق، رحیم یار خان

حضرات انبیاء علیہم السلام اور پھر تمام علماء عالم اور دنیا کے تمام اہل عقل و اہل غیرت کا اس پر اتفاق ہے کہ زنا ایک بدترین جرم ہے جو غیرت اور ناموس کے لئے ایک عظیم عار اور اخلاق ذمیمہ اور افعال شنیعہ کا سرچشمہ ہے۔

میرے لئے یہ بات نہایت المناک ہے کہ آج مسلمان عالم کی عورت ذلت و رسوائی کے اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ وہ سڑکوں، گذرگاہوں اور محفلوں میں اپنے جسم کی شرمناک انداز میں نمائش کر رہی ہے۔

میں یہ بھی مشاہدہ کر رہا ہوں کہ معاشرہ کے تمام افراد خواہ مرد ہوں یا عورتیں وہ اس فتنہ و فساد سے چشم پوشی کر رہے ہیں، بلکہ اسے تحسین آمیز اور قابل رشک سمجھتے ہیں اور قطعاً تصور نہیں کرتے کہ یہ فتنہ معاشرہ کو اللہ اور اس کی کتاب کے ساتھ کفر اور ضلالت و گمراہی کی کن اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل دے گا۔ اس فتنہ کے نتیجہ میں لازمی طور پر ایسے ہولناک حادثات جنم لیں گے جو پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور صرف وہی لوگ بچ سکیں گے جو ان برائیوں سے منع کر رہے ہیں اور ان گمراہ اور غافل لوگوں کو چیخ چیخ کر سمجھا رہے ہیں۔

یہ حقیقت اگرچہ انتہائی تلخ اور المناک ہے لیکن کیا یہ مناسب ہے کہ ہم اس سے آنکھیں بند کر لیں تا کہ ہمیں ناگوار معلوم نہ ہو۔ یا ہم پر یہ واجب ہے کہ مردانہ وار اس جہالت و وقاحت کا مقابلہ کریں، اس کے نقصانات سے معاشرے کو پاک کر دیں اور مہذب بن جائیں۔ کیا یہ حکمت و دانشمندی ہے کہ ہم دوا اس لئے نہ پئیں کہ وہ کڑوی ہے، یا احساس تکلیف کی وجہ سے ناسور کو گندے مواد سے پاک نہ کریں۔ اور زخموں کا علاج نہ کریں اور اسے ہاتھ نہ لگائیں کہ ہمیں تکلیف ہو گی؟ ہرگز نہیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ نشتر کے ساتھ ناسور کا اچھی طرح آپریشن کرنا چاہئیے تاکہ گندے مواد سے پاک ہو جائے، بلکہ جب ضرورت پڑے تو لوہے وغیرہ سے داغ دینے سے بھی گریز نہیں کرنا چاہئیے اور ہم پر یہ واجب ہے کہ صبر کی تلقین کریں اور مقدور بھر بہتر طریقوں سے کوشش کریں کہ حق بات لوگوں کے دلوں میں داخل کر سکیں۔ کیونکہ نصیحت و خیر خواہی اور دعوت و ارشاد سے زیادہ مقدس اور کوئی فریضہ نہیں، جس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہو، یا انسانیت پر شفقت جس کا تقاضہ کرتی ہو۔

لوگو! تعجب ہے تم پر کہ تم دیکھ رہے ہو کہ فواحش و منکرات کے گناہ معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہے ہیں اور تم فاسقوں سے حیا کرتے ہوئے خاموش بیٹھے ہو۔ تم دیکھ رہے ہو کہ شر کی آگ بھڑک رہی ہے اور اس کے شرارے تم پر اور تمہارے اہل خانہ پر لپک رہے ہیں اور تم ہو کہ اس سے اپنی آنکھیں بند کر رہے ہو، تم کو کیا ہو گیا!

تم تو وہ لوگ ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تھا:

كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ۝

کیا تم پسند نہیں کرتے کہ ان کامیاب و کامران لوگوں میں سے ہو جاؤ جن کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون ۝

مسلمانو! حقیر دنیا کی وجہ سے تو تم شجاعتوں اور بسالتوں کے جوہر دکھاتے ہو اور ایک ایک انچ زمین کیلئے کٹ مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو لیکن افسوس کہ تم دین شریف اور حقیقی عزت کے لئے کسی قسم کی حمیت و غیرت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ تم خود ہی بتلاؤ کہ دنیا زیادہ اہم ہے یا دین، دنیا زیادہ معزز اور نفیس ہے یا دین۔ کیا بات ہے کہ حقیر اور ذلیل کاموں کے لئے جرأت کا مظاہرہ کرتے ہو بلکہ کٹ مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہو، لیکن دین جیسے عظیم الشان امر کے لئے تمہارے پاس غفلت اور سستی کے سوا کچھ نہیں، تم اپنے جیسے کسی انسان سے تو بہت ڈرتے ہو لیکن اپنے نفسوں میں چھپے ہوئے بہت بڑے جھگڑالو دشمن، فتنہ و فساد سے نہیں ڈرتے ہو، نفسوں کو تو قتل کرتے ہو لیکن جسموں سے حیا کرتے ہو، ذرا بتاؤ کہ ان میں بڑا دشمن کون ہے اور زیادہ خوفناک اور خطرناک کون ہے؟

مسلمانو! جو شعائر اسلام کی بے حرمتی کرے اس پر ٹوٹ پڑو جو اسلامی اخلاق و آداب کا پاس نہ کرے تو اس کا بائیکاٹ کرو اور متعدی مرض کے خلاف اعلان جنگ کر دو جو عزتوں اور نفسوں کو خاک میں ملا رہے ہیں اور یہ مرض وبا کی طرح دن بدن پھیلتی جا رہی ہے۔

اظہار حسن و جمال

قرآن حکیم میں عورتوں کے اجنبیوں کے سامنے آراستہ ہو کر نکلنے کے لئے التبرج کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ التبرج کے معنیٰ ہیں حسن و جمال اور چہرہ و جسم کے محاسن کا اظہار کرنا، چنانچہ امام بخاری فرماتے ہیں:

"التبرج" ان يخرج المرأة محاسنها۔ یعنی عورت اپنے محاسن کا اظہار کرے۔

اظہار حسن و جمال کے نقصانات سے معاشرے کو محفوظ رکھنے کے لئے عورتوں کے جسموں کو پردہ دریوں سے بچانے کے لئے فتنہ و فساد سے بچنے اور حیاء و عفت کے اختیار کرنے کے لئے اور آدمیوں کے نفسوں کو دھوکہ فریب میں مبتلا ہونے سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو اجنبیوں کے سامنے اظہار حسن و جمال سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ انسان کی کمزوریوں اور شباب کی تباہ کاریوں سے بخوبی آگاہ ہے

احکام خداوندی:

ترجمہ: اے رسول! مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنے زینت کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے اور اپنے سینوں پر دوپٹوں کی بکل مارے رکھیں اور اپنے زینت کے مقام کو کسی پر ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ پر یا اپنے خاوند کے باپ پر یا اپنے بیٹوں پر یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر، یا اپنے بھائیوں پر یا اپنے بھتیجوں پر یا اپنے بھانجوں پر، یا اپنے جیسی عورتوں پر یا اپنی لونڈیوں پر یا ان لوگوں پر جو عورت کی غرض و غایت کو نہیں جانتے اور اپنے پاؤں کو زور سے نہ ماریں جس کی وجہ سے لوگوں کو اس کے اندر کی آواز سنے۔ القرآن۔

معلوم ہونا چاہئے کہ خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو کہ سر کو چھپائے اور جیوب جیب کی جمع ہے اور جیب سینے کو کہتے ہیں، تو اے مسلمان بہنو! تم کو معلوم ہونا چاہئے اور قطعاً غافل نہیں رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مومن عورت کو صرف سر ہی نہیں بلکہ گردن اور سینے کا بھی دوپٹے کے ساتھ چھپانے کا حکم دیا ہے، یہ آیت پردے کے حکم پر صراحۃً دلالت کرتی ہے پردہ بھی وہ جو سر اور سینے کو بخوبی چھپائے۔ جس عورت نے پردہ اختیار نہ کیا یا سر اور سینے کو برہنہ کر لیا اس نے گویا اللہ تعالیٰ کے حکم کا احترام نہ کیا بلکہ اس کا شمار ان نافرمان عورتوں میں ہوگا جو اللہ کے غضب و قہر کی مستحق ہیں۔

ترجمہ: اے نبی اپنی بیویوں بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے سینوں پر چادر لٹکا کر گھونگھٹ نکال لیا کریں۔ یہ امر ان کے لئے موجب شناخت ہوگا تو کوئی ان کو ایذا نہ دے گا۔ (القرآن)

مومن اور متقی عورت کے لئے ضروری ہے کہ اس کی صورت سے خیر اور اس کے لباس سے ایمان اور تقویٰ آشکارا ہوتا ہو اور اس کے اقوال و اعمال بھی نیکی و تقویٰ کے مظہر ہوں۔ اس کے تصرفات اور اعمال سے ایمان کی

باقی صفحہ پر

نماز آنکھوں کی ٹھنڈک

حافظ دوست محمد مزاری خان پور

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے مقدس کلام میں سینکڑوں بار تاکید در تاکید فرمائی کہ نماز قائم کرو اس جملہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کی طرف اشارہ فرمایا نماز ہر حالت میں پڑھو نماز کے عادی بن جاؤ تم اسے اپنی غذا سمجھ لو (۲) نماز ایسے پڑھو جیسے کہ اس کا حق ہے صرف رکوع سجدہ کرنا مقصود و مطلوب نہ ہو بلکہ خشوع و خضوع و عاجزی کے ساتھ اور اللہ کو حاضر ناظر سمجھ کر نماز ادا کرو

دوستو قدرت خداوندی ہے کہ جہاں کہیں

کوئی مشکل و دقت احکام صادر فرماتے ہیں تو ان سخت مسائل کے ساتھ آسانیوں کا سلسلہ بھی قائم کر دیتے ہیں کہ کہیں میرا پیارا بندہ مشقت میں مبتلا نہ ہو جائے جیسے کہ نماز بھی فرض ہے اور نماز میں قیام بھی فرض ہے اگر کوئی مریض ہے وہ قیام نہیں کر سکتا تو بیٹھ کر اگر بیٹھ کر پڑھنے سے بھی معذور ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیٹ کر نماز ادا کرو اگر اتنی قوت بھی نہیں ہے تو اشاروں کے ساتھ نماز قائم کرو لیکن نماز کے بارے میں سستی نہ کرو اور اگر بیمار ہے وضو نہیں کر سکتا تو تیمم کر کے نماز قائم کرو۔ فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دینی حیثیت کے لحاظ سے دین کا ستون ہے جس طرح ستون کے گرنے سے پورا مکان خطرے میں پڑ جاتا ہے اس طرح نماز میں سستی و کاہلی کرنے سے بھی ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے حضور نے فرمایا کہ کفر اور اسلام کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔

آقائے دو جہاں نے فرمایا کہ نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے خدارا ہم ذرا سوچیں تو سہی کہ ہم نماز میں سستی و کاہلی کر کے حضور کی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہے ہیں یا تکلیف رسول خدا نے فرمایا جس نے مجھے تکلیف دی گویا اس نے خدا کو تکلیف دی اور جو خدا کو تکلیف دے تو اس شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے خدا کے قہر و غضب سے بچیں ورنہ دونوں جہانوں میں بربادی ہی بربادی ہے قیامت کی سختی کسی انسان پر مخفی نہیں ہے۔

ابو اللیث سمرقندی نے قرۃ العیون میں حضور کا پاک ارشاد نقل کیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام لملم ہے اس میں سانپ ہیں جو اونٹ کی گردن کے برابر موٹے ہوں گے اور ان کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہوگی اس وادی لملم میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا دوسری حدیث میں ایک میدان ہے جہنم میں جس کا نام جب الحزن ہے وہ بچھوؤں کا گھر ہے اور ہر بچھو خچر کے برابر بڑا ہوگا وہ بھی بے نمازی کے ڈسنے کے لئے ہوں گے تنبیہ الغافلین میں ایک حدیث ہے کہ نماز اللہ کی رضا کا سبب ہے فرشتوں کی محبوب چیز ہے۔ انبیاء کی سنت ہے نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے دعا قبول ہوتی ہے۔ رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ایمان کی جڑ ہے بدن کی راحت ہے۔ قبر میں چراغ ہے نمازی کے لئے سفارش ہے منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے قیامت کی دھوپ کا سایہ ہے۔ جہنم کے آگ کے لئے آڑ ہے پل صراط پر جلدی سے گزارنے والی ہے جنت کی کنجی ہے اعمال کی ترازو کا بوجھ ہے۔ قبر کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے الغرض آخر میں یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو نمازی بنائے۔

بقیہ: معجزات

ہو گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اُسید! تم جانتے ہو کہ یہ کیا چیز تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ!

آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے، تمہاری تلاوت کی آواز سن کر تم سے قریب ہوئے تھے۔ تم نے تلاوت بند کر دی تو وہ غائب ہو گئے۔ اگر تم صبح تک تلاوت کرتے رہتے تو لوگ صبح کو انہیں دیکھ لیتے۔ مدینہ کے لوگ ان فرشتوں سے ملاقات کر لیتے۔

نقطہ نظر

قادیانی تخریب کاری کا علاج

باہمی اتحاد سے ہی ممکن ہے

حضرت مولانا احمد میاں حمادی، ٹنڈو آدم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کو دیگر مسائل میں الجھا کر فراموش نہ کیا جائے ورنہ یہ امت تباہ ہو جائے گی، دنیائے انسانیت میں یہ بات طے شدہ ہے کہ "جیو اور جینے دو" کا اصول سب سے پہلے ہمارے پیارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔ غیر مسلم اقوام کے حقوق متعین فرمائے اور انہیں اسلامی مملکت کے اندر باعزت طور پر رہنے کا حق دیا نیز ان کے اپنے مذہب و دین پر مکمل آزادی کے ساتھ عمل کرنے کی اجازت دی، صرف ان کی سازشوں سے بچنے کے لئے کچھ معقول اور قابل عمل ضابطے مقرر فرمائے تاکہ ان کا کفر انہیں تک محدود رہے۔

اسلام نے پوری غیر مسلم انسانیت سے شدید دشمنوں کی بھی نہ صرف نشاندہی کی بلکہ وضاحت کیساتھ ان کی شدید عداوت و دشمنی کا انکشاف تنزیل میں بذریعہ قرآن مجید ان الفاظ کے ساتھ اعلان فرمایا: لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیہود والذین اشرکوا۔ تمام اہل اسلام کے شدید ترین دشمن یہودی مشرک ہیں۔ اس اعلان کے باوجود اسلامی حکومت میں ان شدید دشمنوں کو بھی (باستثناء جزیرۃ العرب) باقی اسلامی حکومت میں رہنے کا پورا حق دیا گیا۔ یہ اسلامی رواداری اور مروت کی ایک ایسی زندہ اور تابندہ مثال ہے جس کا کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا، پھر یہ کوئی کہنے اور دکھانے کی بات نہیں، بلکہ قرون اولیٰ سے ہی اس اصول پر شدت سے عمل رہا۔ لیکن ہر ذی عقل یہ دیکھ کر سخت حیران رہ جاتا ہے، اس رواداری اور مروت کے علمبردار دین اسلام میں آخر الانبیاء، امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں کے لئے اسلامی سلطنت میں زندہ رہنے کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی گئی۔ اسلام کے زریں اصول پر بھی "روز روشن جیسی حقیقت" کی طرح عرصہ چودہ سو سال کی تاریخ اسلام گواہ ہے، کئی مدعی نبوت پیدا ہوئے مگر کسی بھی اسلامی سلطنت میں کسی ایک مدعی نبوت یا اس کے پیروکار کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ایک لمحے کے لئے بھی رہنے کا حق نہیں دیا گیا، اس بات سے مسلمان تو کیا کوئی غیر مسلم بھی انکار نہیں کر سکتا، آخر ایسے کیوں ہوا؟ صرف اور صرف اس لئے کہ اسلام کی بنیاد "عقیدہ ختم نبوت" پر ہے اس لئے اس پر آنچ کسی بھی طرح نہیں آنے دی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی حکومتوں کے بعض سربراہ از روئے اسلام غیر معیاری سربراہ بھی ہوئے، ان میں بے شمار غلطیاں اور کوتاہیاں تھیں مگر کسی نے بھی کسی بھی مدعی نبوت کے ساتھ نرمی نہیں برتی، بلکہ ہمیشہ تلوار سے فیصلہ کیا آخر کیوں؟

ایک مسلم حقیقت ہے کہ اسلام کے ابتدائی عہد ہی سے آج تک بے شمار فتنے اٹھے جن سے اسلام کو شدید نقصانات کا سامنا کرنا پڑا مگر اسلام اور مسلمانوں نے ان فتنوں کا سد باب صرف اور صرف افہام و تفہیم، تبلیغ، مناظرہ و مباحثے کے ذریعے ہی کیا۔ ہاں اگر کوئی فتنہ گلے ہی پڑ گیا اور امت مسلمہ پر حملہ آور ہوا تو مسلمانوں نے صرف جوابی کارروائی اور دفاعی تلوار کے ذریعہ اپنا دفاع کیا، ایسی مثالیں اتنی ہیں کہ مثال دینے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی، تاہم بطور نمونہ چند ایک یہ ہیں: خوارج، روافض، جبریہ، قدریہ وغیرہ یا عہد عباسی میں فتنہ خلق قرآن وغیرہ۔ آخر ایسا کیوں، آج تک امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ کامیاب اور مجرب حکمت عملی کو تبدیل کرنے کی کیا ضرورت پیش آگئی، پھر یہ سب سوچنا پڑے گا کہ جب چودہ سو سالہ اس مجرب حکمت عملی کو آج تبدیل کر دیا جائے تو پھر ایسا موقع اور توڑ نہیں آئے گا کہ آہستہ آہستہ اکابرین اور اساطین امت کی تمام حکمت عملیوں سے ہٹنا پڑے۔ پھر یہ بھی غور کرنا ہوگا کہ خدانخواستہ ایسی صورت میں امت مسلمہ کا وجود بھی ہوگا کہ نہیں، اس حقیقت کو پیش کرنے سے حاشا وکلا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ کسی کی دل آزاری ہو یا مخالفت کی جائے بلکہ صرف اور صرف دعوت غور و فکر ہے، یہ ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس ملک میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی جارحیت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی شہید کے اغوا کے خلاف نہ صرف پورا پاکستان سراپا احتجاج بن گیا بلکہ امام کعبۃ اللہ نے بھی احتجاج کیا مگر سب کچھ بے سود ثابت ہوا حتیٰ کہ جن قادیانی قاتلوں پر اسلم قریشی کے خون کے دھبے دیکھے گئے ان کے بارے میں رہنمایان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کہا کہ ان کو پکڑا جائے ورنہ یہ بیرون ملک بھاگ جائیں گے، مگر ان قاتلوں پر ہاتھ ڈالنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی اور وہ فرار ہو گئے۔ پھر ساہیوال کے حضرت مولانا قاری بشیر احمد اور کالج کے نوجوان شاگرد داخم کو قادیانیوں نے قتل کر دیا اور دو قادیانیوں کو سزائے موت ہوئی، اسی طرح مسجد منزل گاہ پر رمضان کے دوسرے روز عین حالت نماز فجر میں قادیانیوں نے بمباری کی جس کے نتیجے میں دو مسلمان شہید ہوئے۔ اور سات شدید زخمی ہوئے۔ یہ مقدمہ بھی عدالت کے سپرد ہوا جس میں دو کو سزائے موت ہوئی، دونوں واقعات کے مجرموں کے رحم کی درخواست رد ہوئے بھی عرصہ دراز گزر گیا، مگر یہ قاتل جیل کی دیوار کے پیچھے نہایت امن و چین کی زندگی گزار رہے ہیں، یہ ایک الگ دردناک باب ہے مگر اس اسلامی جمہوریہ کی عظیم اکثریت بے بس و بے کس نظر آ رہی ہے کہ کچھ کر سکے حتیٰ کہ اس ظلم پر خاطر خواہ احتجاج کر کے اپنی مظلومانہ بھڑاس بھی نہیں نکال سکتی، آخر ایسا کیوں صرف اس لئے کہ یہ مسلم آبادی

فروعی اختلافات اور باہمی تنازعات میں اس طرح غرق ہو چکی ہے کہ الامان والحفیظ ۔ یہ اس لئے کہ امت مسلمہ کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت پر اتحاد و اتفاق کو ۵۳ء، ۷۴ء، ۸۴ء کی تحاریک کو منکرین ختم نبوت قادیانیوں نے تاڑ لیا اور نظریہ اسلام کی بنیاد پر اس مملکت کے قیام کی سنگینی کو انھوں نے بھانپ لیا اور انھوں نے ختم نبوت کی اہمیت کو مسلمانوں کے دلوں سے کم سے کمتر کرنے کی مکروہ سازش شروع کی اور انتشار کا پروگرام بنا کر مذہبی، لسانی، علاقائی نفرتوں کو فروغ دینے کا ملعون عمل شروع کیا اور یہ ہر ذی عقل آدمی خود ہی سمجھ سکتا ہے کہ اس مکروہ و ملعون کردار میں یہ شیطانی اور اسلام کا بدترین ٹولہ کس حد تک کامیاب ہو چکا ہے ۔ قیام پاکستان سے لے کر عرصہ چالیس سال گذر چکا ہے، مگر کسی حکومت کو استحکام نہیں اور موجودہ حکومت بھی کس حد تک کمزور نظر آتی ہے کہ اندرون ملک بدامنی، قتل و غارت گری اور لوگوں کے اغوا کی فضا قائم

باقی صفحہ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

آنکھوں کا عطیہ

سائل: محمد خالد اعوان ٹھاکرمیرا

س: کیا ایک شخص اپنی زندگی میں آنکھوں کا عطیہ دے سکتا ہے؟ وہ شخص وصیت کرتا ہے کہ مرنے کے بعد میری آنکھیں کسی دوسرے شخص کو لگا دینا۔

ج: آنکھوں کا یا کسی اور عضو کا عطیہ دینا یا مرنے کے بعد اس کی وصیت کرنا جائز نہیں۔

س: کیا ایک شخص اپنا خون کسی ضرورت مند شخص کو بطور عطیہ دے سکتا ہے؟

ج: خون دینا کسی کی زندگی بچانے کے لیے جائز ہے۔

س: کیا نابالغ بچہ اذان دے سکتا ہے۔

ج: سمجھدار بچے کی اذان جائز ہے۔

نمازی کے آگے سے گذرنا

سائل: محمد یٰسین قاضی وال

س: اگر انسان نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے سامنے سے کوئی نابالغ بچہ یا قریب البلوغ گذر جائے تو کیا آدمی کی نماز میں کوئی فرق آسکتا ہے۔ کیا اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

ج: نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے مگر اس سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ بچہ غیر مکلف ہے لیکن اگر سمجھدار ہو تو اس کو سمجھا دینا چاہیئے کہ نمازی کے آگے سے نہیں گذرا کرتے۔

س: کچھ حضرات کہتے ہیں کہ نمازی کے سامنے جوتے نہیں ہونے چاہئیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نمازی کے آگے سے اگر کالا کتا یا کالی بلی گذر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اور کچھ لوگ کہتے ہیں نمازی کو چاہیئے کہ سامنے لاٹھی یا کوئی چھوٹی موٹی چیز یا کوئی جوتی وغیرہ یا کوئی جھاڑو وغیرہ رکھ لے۔ تو کیا ایسی چیزیں سامنے رکھی ہوئی ہوں تو آدمی نمازی کے آگے سے گذر سکتا ہے یا نہیں۔

ج: جوتے کا سامنے ہونے کا کوئی حرج نہیں۔ اور کتے بلی کے گذرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ اگر نمازی کے آگے ایک گز کے قریب اونچی چیز رکھی ہوئی ہو تو اس کے آگے سے گذرنا درست ہے۔ جہاں لوگوں کے گذرنے کا احتمال ہو ایسی چیز آگے رکھ لینی چاہیئے۔

محرم کے مہینہ میں قبروں کی لپائی کرنا

سائل: ایک طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام وہاڑی روڈ

س: محرم الحرام کے بابرکت ماہ میں عموماً اکثر لوگ نہایت ہی الترام (؟) ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ و اہتمام کے ساتھ قبرستان میں جاتے ہیں اور قبروں میں پانی چھڑکتے ہیں اور لپائی وغیرہ کرتے ہیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ محرم الحرام کے بارے میں عام مشہور ہے کہ کوئی شادی وغیرہ نہ کی جائے اور عاشورہ کے دن روزی کمانا حرام ہے۔

ج: قبر کی لپائی مباح ہے اور محرم کی تخصیص روافض کی ایجاد کردہ بدعت ہے۔ محرم میں شادی نہ کرنے کو ضروری سمجھنا اور عاشوراء کے دن کسب حلال کو حرام سمجھنا دین میں اضافہ و ترمیم ہے۔

س: قرآن مجید کے اوراق یا کوئی حدیث کے اوراق جگہ

جلسہ اور کانفرنس کے اشتہارات پر عموماً لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ یا خلفائے راشدین کے نام لکھے ہوئے ہوں تو ان کو بے ادبی سے بچانے کے لیے آگ میں ڈالے جائیں تو کیا یہ صحیح ہے؟ سنا ہے کہ دریا یا نہر میں ڈال دیئے جائیں۔ اگر دریا اور نہر وغیرہ نہ ہوں تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے۔

ج: محترم اوراق کے لیے اصل حکم یہ ہے کہ ان کو دریا میں یا کنوئیں میں ڈال دیا جائے۔ یا احترام سے دفن کر دیا جائے یہ ممکن نہ ہو تو آخری درجہ میں ان کو جلا کر راکھ کو ایسی جگہ ڈال دیا جائے جہاں پاؤں نہ آئیں۔

نمازِ عید ہر میدان میں جائز ہے

سائل:	حافظ عبد الباری سکرنڈ

س: کسی ایک شہر والے شہر میں ایک خالی میدان میں نماز عید ادا کرتے تھے۔ پھر ایک دوسرے خالی میدان کو دیا اور ... ہے کہ اس میں ایک یا دو دفعہ نماز عید ادا کی۔ بعد میں ایک تیسرے خالی میدان میں جہاں پانی وغیرہ کی سہولت تھی نماز عید پڑھنا شروع کر دی دوسرے شہر والے میدان پر ایک شخص کا اعتراض بھی تھا کہ اس پر میرا حق ہے کیونکہ میرے گھر کے سامنے پڑتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ نماز عید کو نسے میدان میں پڑھی جائے نیز اس طرح انتقال عیدگاہ جائز ہے یا نہیں!

ج: عید تو کسی بھی کھلے میدان میں پڑھی جا سکتی ہے۔ البتہ جو جگہ عید کی نماز کے لیے وقف کر دی گئی ہو اس کو دوسرے مصارف میں لانا جائز نہیں۔

اسمگلنگ کا شرعی حکم

سائل:	محمد سعید کراچی

س: مجھ سے کچھ لوگوں نے کہا کہ اسمگلنگ دراصل دو ملکوں کے درمیان تجارت کا نام ہے۔ اسے قانونی طور پر تو ناجائز قرار دیا جا سکتا ہے مگر شرعی طور پر یہ بالکل جائز ہے اور اس پر ہم ہر مسلک کے دار الافتاء سے فتویٰ لے چکے ہیں کہ اسمگلنگ غیر قانونی تو ہو سکتی ہے غیر شرعی نہیں۔ اس موقع پر میں نے اپنے محدود علم کی بنا پر انہیں قائل کرنے کی کوشش کی مگر کثرت افراد کے زعم پر میری بات رد کر دی گئی۔ از راہ کرم ہمیں اسمگلنگ کی شرعی حیثیت سے آگاہ کریں۔

ج: ایک ملک سے دوسرے ملک میں چیز لانے پر شرعاً کوئی پابندی نہیں۔ بشرطیکہ ایسی چیز نہ لائی جائے جو شرعاً ناجائز ہو مثلاً شراب۔

ملکی قانون کی وجہ سے جن چیزوں کا لانا ممنوع ہے ان کی حیثیت قانونی ممنوع کی ہے شرعی ممنوع کی نہیں۔

ایئر ہوسٹس بننا

سائلہ:	لاڑکانہ سے ایک بہن

س: کیا اسلام میں عورت کا ایئر ہوسٹس بننا جائز ہے؟ آپ مذہب کی روشنی میں جواب دیں۔

ج: عورت کا ایئر ہوسٹس بننا جائز نہیں۔ غیر مردوں کے ساتھ میل جول جائز نہیں۔

ٹی وی فحاشی پھیلانے کا ذریعہ ہے....

سائل:	رحمت الہٰی کراچی

س: ٹی وی دیکھنا کیسا ہے ایک پرچہ ختم نبوت والوں کی طرف سے چھپا ہے کہ یہ حرام ہے۔

ج: ٹی وی دیکھنا جائز نہیں۔ کیونکہ تصویروں پر لعنت آئی ہے جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ علاوہ ازیں ٹی وی فحاشی پھیلانے کا بڑا ذریعہ ...

خیر الفتاویٰ (جلد اول)
مرتبہ: مولانا مفتی محمد انور
نیا ایڈیشن شائع ہو گیا
چند امتیازی خصوصیات
- قدیم و جدید فتاویٰ کا جامع
- چالیس سالہ علمی تحقیق و تدقیق سے انتخاب
- افراط و تفریط میں راہ اعتدال
- مسلک اہلسنت والجماعت دیوبند کا ترجمان
- ہر فتویٰ بادلیل، ہر دلیل باحوالہ
- پہلا ایڈیشن ایک ماہ کی قلیل مدت میں ختم ہو کر ارباب تحقیق سے سند قبول پا چکا ہے۔
- جلد آرڈر بک کرائیں تاکہ تیسرے ایڈیشن کی زحمت نہ اٹھانی پڑے
(قیمت مع ڈاک خرچ ۔/۱۲۵ روپیہ بذریعہ وی پی طلب کریں)

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الخیر جامعہ خیر المدارس ملتان
فون - ۴۴۴۴۰/۳۲۷۸۳

محکمہ امداد باہمی پنجاب میں

قادیانیوں کو نوازنے کے لیے سرکاری قوانین معطل

رپورٹ: قربان انجم

۱۹۷۴ء میں قادیانی مذہب کے پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ تو ہو گیا مگر اس گروہ کے خلاف سنگین الزامات اور ان الزامات کے جواب میں انتظامیہ کی روا رکھی تساہل پسندی اور مجرمانہ خاموشی پر اظہار برہمی کا سلسلہ جاری ہے۔ مسلمانوں کی دل آزاری اور پاکستان، بانیٔ پاکستان اور صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے خلاف اس گروہ کے افراد جو زبان استعمال کرتے ہیں وہ شر انگیزی اور فساد کا موجب بن رہی ہے۔ مساجد اور کلمہ طیبہ کے تقدس کی پامالی کی جسارت مسلسل کی جا رہی ہے جو مسلم حقیقت ہے۔ تمام محکموں میں کلیدی اور دوسرے عہدوں پر قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد نہ صرف محفوظ ہیں بلکہ غیر قانونی بلندی درجات کے مستحق اور مراعات یافتگان بھی ٹھہرے ہیں۔ قومی اسمبلی اور پنجاب اسمبلی میں حکمرانوں سے کئی بار قادیانیوں کو "غلط بخشیوں" سے متعلق استفسار کیا جاتا رہا ہے۔ پنجاب اسمبلی کے حالیہ سیشن میں بھی یہ موضوع زیر بحث آیا۔ گزشتہ سیشن میں بھی اس ضمن میں اسمبلی میں رکن اسمبلی مولانا منظور احمد چنیوٹی نے سوالات دریافت کئے جن کے جواب بھی ریکارڈ پر آ گئے۔ اس دوران محکمہ امداد باہمی پنجاب میں موجود قادیانیوں پر "نوازشات" کا اشارہ ملا تو صرف اسی محکمہ پر تحقیق کے دوران بعض دلچسپ حقائق سامنے آئے ہیں جو ان کالموں میں قارئین کی نذر کئے جا رہے ہیں۔ قادیانیوں کی سرگرمیوں سے بے پناہ اثر و رسوخ اور دیگر حربوں سے حاصل کردہ مراعات کا سلسلہ تمام اداروں اور محکموں تک پھیلا ہے۔ اس سلسلہ میں صرف صوبائی امداد باہمی کا مطالعہ و جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

محکمہ امداد باہمی پنجاب میں ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹوز ایک اہم اور کلیدی پوسٹ ہے۔ گریڈ نمبر ۱۸ کی اس پوسٹ کی کل ۱۴ آسامیاں ہیں۔ آٹھ ڈویژنل سطح یعنی ہر ڈویژن میں ایک، پانچ رجسٹرار کوآپریٹوز پنجاب کے دفتر میں، ایک ایک کوآپریٹو ٹریننگ کالج فیصل آباد، پاک جرمن انسٹی ٹیوٹ آف کوآپریٹو ایگریکلچر ..... ملتان اور سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور میں ہے۔ ان ۱۴ میں سے دو آسامیوں پر قادیانی افسر فائز ہیں۔ جون ۸۸ء تک ان کی تعداد تین تھی لیکن ایک قادیانی کی ریٹائرمنٹ کے بعد یہ تعداد دو رہ گئی ہے جو ملک کی آبادی میں ان کے تناسب سے کئی گنا ہے۔ مزید براں حقائق پکار پکار کر شہادت دے رہے ہیں کہ اس محکمہ میں قادیانیوں پر غیر معمولی طور پر نوازشات کی جاتی رہی ہیں۔

سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے واضح احکامات ہیں کہ کوئی سرکاری افسر چار سال سے زائد عرصہ لاہور میں تعینات نہیں رہ سکتا (تفصیل کے لئے ایس اینڈ جی اے ڈی کی لیٹرز نمبری SO XII ۸-۸/۶۰ S&GAD مورخہ ۲-۸-۶۶، مورخہ ۸-۱۱-۶۶، مورخہ ۶-۱۲-۶۷، مورخہ ۱۳-۱۲-۶۶ اور مورخہ ۱۹-۱۰-۷۶ وغیرہ ملاحظہ فرمائیں) مگر ان احکامات کے علی الرغم حسب ذیل قادیانی افسر ۱۹ سال سے بھی زیادہ عرصہ سے لاہور میں تعینات ہیں۔

سول سروسز رولز کے رول نمبر ۳۰۷ میں ملازمت میں داخلے کی زیادہ سے زیادہ عمر ۲۵ سال رکھی گئی ہے

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
CO-OPERATIVES DEPARTMENT
LAHORE.

NOTIFICATION

No:SOC(III)7-8/74. The Governor of the Punjab is pleased to absorb Malik Abdur Rahman, Director Projects, Co-operative Development Fund & Projects, Lahore, in the Co-operatives Department and appoint him as Deputy Registrar against a substantive permanent vacancy in relaxation of various rules on the subject, on the terms and conditions offered to him vide this Department Memo. of even number dated the 18th July, 1975.

BY ORDER OF THE GOVERNOR, PUNJAB
ABDUL LATIF MIRZA
SECRETARY TO GOVT. OF PUNJAB
CO-OPERATIVES DEPARTMENT,
LAHORE.

July 18, 1975.

No: SOC(III)7-8/74, Lahore dated 18th July, 1975.

Copy forwarded, for information and necessary action to :-

1. The Registrar, Cooperative Societies, Punjab, Lahore.
2. The Accountant General, Punjab, Lahore.
3. The Secretary to the Chief Minister, Punjab, Lahore.
4. The Superintendent, Govt. Printing Press, Lahore, for publication in the Government Gazette.
5. Malik Abdur Rahman, Director Projects, Co-operative Development Fund and Projects, Lahore.

Sd/-
(PARVEZ ASGHAR)
SECTION OFFICER C(III)
FOR SECY. TO GOVT. OF PUNJAB.

ملک عبدالرحمٰن کے لئے قواعد میں نرمی کا حکم نامہ

نمبر	نام	عہدہ	لاہور میں تقرری کی تاریخ
۱	ملک عبدالرحمٰن	ڈپٹی رجسٹرار / انڈر سیکرٹری	۲۲-۷-۱۹۷۵ (از ابتدائے ملازمت)
۲	چوہدری منیر مسعود	اسسٹنٹ رجسٹرار / ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو	اپریل ۱۹۷۷ء
۳	مس تسنیم عبداللہ بٹ	اسسٹنٹ رجسٹرار / ڈپٹی رجسٹرار	۷۶-۱-۲۳ (جولائی ۷۸ء میں ریٹائر ہوئی)

سرکاری ملازمت کے لیے عمر کی انتہائی حد ۲۵ سال ہے مگر قادیانیوں کے تقرر میں چالیس سال سے زائد عمر بھی رکاوٹ نہ بنی۔

مگر ایک قادیانی افسر ملک عبدالرحمٰن کو بطور ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز ۷۵-۷-۱۸ کو سرکاری ملازمت میں لیا گیا اس وقت اس کی عمر ۴۱ سال ہو چکی تھی۔ اسی طرح مس تسنیم عبداللہ بٹ کو بطور اسسٹنٹ رجسٹرار بھرتی کیا گیا اس وقت مس بٹ کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔

کوآپریٹو سروس (کلاس I) رولز ۱۹۷۳ء کے رول نمبر ۵ میں بھرتی کا طریق کار یہ ہے (ا) زیادہ سے زیادہ ایک تہائی آسامیوں پر سی ایس پی یا پی سی ایس یا دوسری کلاس I سروس کے لوگ عارضی (ON DEPUTATION) لگائے جا سکتے ہیں (ب) بقیہ تمام آسامیاں بذریعہ ترقی محکمانہ افراد سے پر کی جائیں گی ___ مگر اس قاعدہ کو پامال کرتے ہوئے قادیانی افسر ملک عبدالرحمٰن کو ۱۹۷۵ء میں بطور ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بھرتی کیا گیا جبکہ وہ سی ایس پی تھا نہ پی سی ایس اور نہ ہی حکومت پنجاب کے تحت کسی اور کلاس I آسامی کا حامل تھا مزید برآں اس کا تقرر عارضی نہیں بلکہ مستقل طور پر کیا گیا۔ علاوہ ازیں سرکاری ملازمین (بھرتی اور شرائط ملازمت) کے رولز مجریہ ۱۹۷۴ء کے رول نمبر ۳ میں مذکور ہے کہ کسی بھی آسامی پر تقرر بذریعہ ترقی ہو سکتا ہے یا بذریعہ تبادلہ یا بذریعہ براہ راست بھرتی۔ مگر ملک عبدالرحمٰن کی تعیناتی اس قاعدہ کے بھی سراسر خلاف ہوئی کیونکہ وہ تعیناتی کے وقت نہ تو کسی اور سرکاری ملازمت میں تھا کہ اس کا تبادلہ محکمہ امداد باہمی میں ہو سکتا اور نہ ہی انہیں براہ راست بھرتی کیا گیا بلکہ اس کے احکامات تقرر کی رو سے اس کی ABSO-RPTION ہوئی ہے جس کی قانون میں گنجائش نہیں۔ وہ ایک نیم سرکاری ادارے کا ملازم تھا جو آج بھی قائم ہے اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس ادارے کی آسامی پر بھی اس کا قبضہ تا حال چلا آ رہا ہے۔ مزید برآں سرکاری ملازمین کی تعیناتی اور شرائط ملازمت کے قواعد کی رو سے گریڈ ۱۶ یا اس سے اوپر کی آسامیوں کے لئے بھرتی پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر ہو سکتی ہے۔ (حوالہ قاعدہ نمبر ۱۶) ملک عبدالرحمٰن کی تعیناتی پبلک سروس کمیشن سے رجوع کئے بغیر کی گئی۔ یہ حقائق حکام کے علم میں تھے مگر ایک قادیانی پر نوازش کرنا تھی اس لئے راستہ یہ نکالا گیا کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پنجاب سے اس کی بھرتی یا ABSORPTION کی منظوری لے لی گئی اور تمام متعلقہ قواعد کو نرم یا ختم کر دیا گیا۔ (ملاحظہ ہوں محکمہ کوآپریٹوز حکومت پنجاب کے احکام نمبری ۷۴/۹-۷ SOC (III) مورخہ ۷۵-۷-۱۸)

سرکاری ملازمین کی بھرتی اور شرائط ملازمت کے قواعد مجریہ ۱۹۷۴ء میں رولز کی نرمی (RELAXATION) کے متعلق یہ صراحت موجود ہے کہ گورنمنٹ کسی رول کو RELAX کر سکتی ہے لیکن اس کے لیے اسے خاص وجوہات کو ضبط تحریر میں لانا ہو گا لیکن کوئی وجہ درج نہیں کی گئی حتیٰ کہ اس تکلف کا تکلف بھی ضروری نہ سمجھا گیا کہ کس کس رول سے اس تعیناتی کو مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے یا RELAXATION کس حد تک کی گئی ہے۔ مختلف رولز کی RELAXATION ایک جنبش قلم کر دی گئی۔ خود اس رول کو بھی پامال کیا گیا جس کے تحت رولز کو RELAX کیا گیا۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ اس دور میں پیپلز پارٹی اور قادیانیوں میں گاڑھی چھنتی تھی یہ غیر معمولی احکامات اسی کا نتیجہ ہیں وزیر اعلیٰ لاکھ با اختیار ہوں لیکن قانون کی حاکمیت بھی کوئی چیز ہے۔ معلوم ہوتا ہے بھٹو کے ماتحت شاہ سے زیادہ شاہ پرست تھے آپ کو یاد ہو گا بھٹو نے بھی "اپنوں" پر نوازشات کے لیے LATERAL ENTRY کا طریقہ ایجاد کیا تھا مگر اس کے لیے قانونی بنیاد بھی فراہم کر دی تھی۔ محض RELAXATION کا سہارا تو انہوں نے بھی نہ لیا تھا۔

آگے چلئے وزیر اعلیٰ کے لیے جو سمری تیار کی گئی وہ سیکرٹری کوآپریٹوز کی تیار کردہ نہ تھی بلکہ اس وقت کے ڈپٹی سیکرٹری نے تیار کی ___ اور انہوں نے لکھا سیکرٹری راولپنڈی کے دورہ پر ہیں اگر یہ معمول کا کوئی کیس ہوتا تو سیکرٹری صاحب کا انتظار کیا جاتا صاف ظاہر ہے یہ سیکنڈ جانبداری تھی جس کا منشا ہو اوپر کے اشارہ سے ہوا۔

وزیر اعلیٰ نے جس تجویز کی منظوری دی اس میں واضح طور پر درج ہے کہ ملک عبدالرحمٰن کو باقاعدہ تربیت لینی ہو گی۔ (حوالہ، وزیر اعلیٰ کے سیکرٹری کا نوٹ مورخہ ۷۵/۷/۱۰ بر مسودہ نمبر ۵۷ فائل نمبری ۷۴/۹-۷ SO (E) مگر ۷۵-۷-۱۸ کو ملک عبدالرحمٰن مذکور کو جو شرائط پیش کی گئیں ان میں تربیت کا ذکر ملتا ہے (حوالہ چٹھی نمبری SOC (II) ۷۴/۸-۷ مورخہ ۷۵/۷/۱۸)

"کیا یہ حقیقت قادیانی کے "صاحب کمالات" ہونے کا ثبوت نہیں؟ اس قادیانی نے آج تک تربیت حاصل نہیں کی متعلقہ سروس رولز کی رو سے کوآپریٹو سروس کلاس I میں کسی شخص کو مستقل یا کنفرم نہیں کیا جا سکتا جب تک وہ ایسی ٹریننگ نہ لے جو گورنمنٹ نے اس کے لیے مقرر کی ہو۔ (ملاحظہ ہو کوآپریٹو سروس کلاس I رولز ۱۹۷۳ء کا رول نمبر ۶(۳)) ملک عبدالرحمٰن نے وزیر اعلیٰ کی طرف سے مقرر شدہ ٹریننگ مکمل نہیں کی اس کے باوجود اسے ملازمت میں مستقل کر دیا گیا ___ (ملاحظہ ہوں حکومت پنجاب محکمہ کوآپریٹوز کے احکام نمبری ۷۴/۸-۷ SO (E) مورخہ ۸۸-۱-۳۱)

ع خامہ انگشت بدنداں ہے اسے کیا لکھئے

ملک عبدالرحمٰن ٹریننگ سے بے نیاز کیونکر قرار پائے؟ یہ قصہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں، حکومت نے ۷۵-۱۱-۱۷ کو ایک چٹھی پرنسپل کوآپریٹو ٹریننگ کالج کو براہ راست ارسال کی کہ ملک عبدالرحمٰن کے لیے ٹریننگ پروگرام ترتیب دے کر ایک ہفتہ کے اندر ارسال کر دیجیے۔ جب یہ پروگرام ارسال کر دیا گیا تو چٹھی نمبر ۷۴-۸-۷ SOC (II) مورخہ ۱۰ ۱۲/۷۵ پرنسپل کو مطلع کیا گیا کہ ملک عبدالرحمٰن کے لیے صرف چار ماہ کی ٹریننگ کا بندوبست کیا جائے حالانکہ اسسٹنٹ رجسٹرار کے لیے دو سال کی تربیت لازمی ہے اس پر رجسٹرار کوآپریٹوز نے لکھا "میرے خیال میں مذکور کو سات ماہ کی ٹریننگ کلاس کرنا چاہیئے کیونکہ چار ماہ کی ٹریننگ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ تاہم اگر حکومت چار ماہ کی ٹریننگ کا فیصلہ برقرار رکھتی ہے۔ تو پرنسپل اس کے لیے ایک علیحدہ ٹریننگ پروگرام مرتب کریں گے۔ رجسٹرار کی اس چٹھی کا جواب یہ دیا گیا کہ معاملہ وزیر خوراک و امداد باہمی کو پیش کیا گیا جنہوں نے ٹریننگ کو غیر ضروری قرار دیا ہے۔ لہٰذا ملک عبدالرحمٰن کو سات ماہ کی ٹریننگ سے مستثنےٰ قرار دیا جاتا ہے۔

اس قادیانی افسر کو بربار "مستثنیٰ" قرار دینا
کسی طرح قابل فہم قرار دیا جا سکتا ہے مگر یہ بات زیادہ عجیب
معلوم ہوتی ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اس شخص کی بھرتی کے لیے جو
ٹریننگ مقرر کی وہ ایک وزیر کے حکم سے کیونکر منسوخ ہو گئی۔ یہ
نہیں ہو سکتی۔ حکومت کے مراسلہ نمبری ۶۰۲ ... مورخہ ۱۲/۱۸ سے بھی اس کی تائید و توثیق ہوتی ہے
محکمہ امداد باہمی میں ملک عبدالرحمٰن کے تقرر کے وقت
پانچ افراد، ملک نیک محمد، ریحال، رشید احمد ہاشمی، سید نصیر الحسن
شاہ اور چوہدری اقبال محمد خان، بطور ڈپٹی رجسٹرار کام کر رہے
تھے اگر ملک صاحب کو محض کھپانا مقصود تھا تو اسے بطور اسسٹنٹ
رجسٹرار لیا جا سکتا تھا مگر اسے ایک مستقل آسامی پر لے لیا گیا۔
جس کا کوئی جواز نہیں کیونکہ مستقل کے لیے سینیارٹی کو ملحوظ
رکھنا پڑتا ہے مگر ملک صاحب سب سے سینئر قرار پائے کیوں؟
اس سوال کا جواب ایک معلوم حقیقت ہے جو کسی تجسس یا تحقیق
کی ضرورت نہیں۔

No. SO(E)3-2/75-II

GOVERNMENT OF THE PUNJAB
COOPERATIVES DEPARTMENT.

Dated Lahore, the 4th April, 1983.

ORDER

The case of Miss Tasneem Abdullah Butt, Assistant Registrar (Technical), Registrar Cooperative Societies Office, Lahore, has been re-examined by the office. The following decisions have been made :-

(i) The adverse remarks recorded in the ACR file of Miss T.A. Butt for the period from 1.1.1972 to 24.8.1972 are expunged.

(ii) The adverse remarks for the period from 1.9.1976 to 31.12.1976 are suggestive in nature and are, therefore, not adverse.

(iii) The adverse remarks for the year 1980 were not technically communicated to the officer since the acknowledgment of the officer was a necessity. Therefore, they are considered to be non-communicated.

MUIZ-UD-DIN AHMED
SECRETARY TO GOVERNMENT OF
PUNJAB, COOPERATIVES DEPARTMENT.

No. SO(E) 3-2/75-II Dated Lahore, the 4th April, 1983.

A copy is forwarded for information and necessary action to :-

1) The Registrar, Cooperative Societies, Punjab, Lahore.

2) Miss Tasneem Abdullah Butt, Assistant Registrar, (Technical), Office of the Registrar, Cooperative Societies, Punjab, Lahore.

(SHAHZAD QAISER)
DEPUTY SECRETARY(COOP)

۱۹۷۲ء میں ایک ادارہ کوآپریٹو ڈیولپمنٹ بورڈ کے نام
سے قائم کیا گیا جس میں کچھ لوگ محکمہ امداد باہمی سے عارضی لیے گئے
اور بعض لوگ براہ راست بھرتی کیے گئے۔ ۱۹۷۶ء کے آخر میں
یہ بورڈ توڑ دیا گیا کیونکہ تجربہ کامیاب نہ رہا۔ ملک عبدالرحمٰن کا
وہ بورڈ کے زمانہ میں رہا۔ بورڈ ختم کیا گیا تو وہ لوگ جنہیں
براہ راست بھرتی کیا گیا تھا سبکدوش کر دیے گئے مگر یہ اعزاز
کہ یہ امتیاز حاصل رہا کہ انہیں سبکدوش نہیں کیا گیا کہ یہ اتفاق
کہلائے گا کہ یہ دونوں قادیانی تھے ایک ملک عبدالرحمٰن اور
دوسری مس تسنیم عبداللہ بٹ۔

کوآپریٹو بورڈ (تحلیل) ایکٹ ۱۹۷۶ء کی دفعہ ۳ کے تحت
کوآپریٹو ڈیولپمنٹ فنڈ قائم کیا گیا جسے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ ۴
کے تحت مقرر ہونے والے ایڈمنسٹریٹر نے استعمال کرنا تھا۔
مذکورہ فنڈ لاکھوں روپے کا تھا جس کا ایڈمنسٹریٹر سیکرٹری
کوآپریٹو کو بنایا گیا۔ ملک عبدالرحمٰن کو اس فنڈ میں بطور
ڈائریکٹر لیا گیا۔ ملک صاحب کو سیکرٹری کوآپریٹو کا قرب حاصل
ہو گیا۔ بورڈ کی عمر عزیز تو چار سال ہی رہی مگر اس کے خاتمہ
بالخیر کے بعد ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ اور کوآپریٹو ڈیولپمنٹ فنڈ
آٹھ سال سے قائم و دائم ہیں مزید دلچسپ بات۔ ڈائریکٹر
فنڈ و پراجیکٹس کا عہدہ بہ تحفظ ملک عبدالرحمٰن ہی کے پاس
ہے اور موجودہ حالات میں ریٹائرمنٹ تک انہی کے پاس رہے گا۔
ریٹائرمنٹ ۱۹۹۳ء میں متوقع ہے بشرطیکہ اقدامات نہ
ضروری ہو جائیں۔ ملازمت میں توسیع ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ملازمت
فنڈ کا تحفظ بھی عین ممکن ہے۔

۱۹۷۷ء میں مارشل لا کے نفاذ کے بعد مارشل لا ایڈمنسٹریٹر
پنجاب کے جاری کردہ ایک حکم یا ان ہدایات کے تحت ملک عبدالرحمٰن
کی حیرت انگیز تعیناتی پر بھی نظرثانی ہوئی جس کے نتیجے میں ملک
عبدالرحمٰن کو سرکاری ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا (حوالہ نمبری
۴۳/ایس ایس ۵۰۴ مورخہ ۷۷/۹/۱۴) تاہم اسے بطور ڈائریکٹر
پراجیکٹس بحال رکھا گیا (حوالہ احکام مارشل لا ایڈمنسٹریٹر
پنجاب زون اے مورخہ ۷۸/۹/۶ درکیس نمبر ۲/۴۹۳/۴/C/۱)
ملک عبدالرحمٰن نے پنجاب سول سروس ٹریبونل کے
روبرو اپنی برطرفی کو چیلنج کر دیا۔ حکومت کی جانب سے پیروی
میں کسی دلچسپی کا مظاہرہ نہ کیا گیا اور ملک عبدالرحمٰن کو بحال
کر دیا گیا۔

چوہدری منیر مسعود دیگر افراد کے ہمراہ جون ۱۹۷۹ء
میں بطور اسسٹنٹ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز بھرتی ہوا۔ پبلک سروس کمیشن
کے دئیے گئے میرٹ کے لحاظ سے وہ ان لوگوں میں جونیئر تھا
اور اسے ایک عارضی پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ وہ ان اسسٹنٹ
رجسٹراروں سے بھی جونیئر تھا جو اس وقت پہلے سے بطور
اسسٹنٹ رجسٹرار کام کر رہے تھے۔ ان میں چند ایک کے
نام یہ ہیں۔ (۱) راجہ قریشی (۲) محمد اسلم (۳) خورشید احمد زاہد (۴) ... (۵) سعود اللہ
مفتی (۶) چوہدری محمد علی (۷) شیخ محمد اکرم اور (۸) چوہدری محمد اسلم۔

لہٰذا ان دو سینئر اسسٹنٹ رجسٹراروں کو چھوڑ کر ان دو لوگوں
کو مستقل آسامیوں پر لیا گیا تھا لیکن چوہدری منیر مسعود کی
درخواست پر دوسرے تاثرات کو ہٹائے بغیر منیر مسعود اور
ایک دوسرے شخص کو مستقل آسامیوں پر ایڈجسٹ کر دیا گیا۔
(حوالہ: احکام رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیز پنجاب نمبری
۸۷-۴۲۹۸/۸۳-۱/EA/RSC مورخہ ۸۱-۲-۲۶)

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ چوہدری منیر مسعود اپریل ۱۹۷۷ء
میں بطور اسسٹنٹ رجسٹرار لاہور تعینات ہوا۔ قبل ازیں وہ
کئی سال تک اپنے ہوم ڈسٹرکٹ یعنی ساہیوال میں تعینات
رہا۔ ۱۹۷۷ء سے لے کر آج تک وہ مستقل لاہور میں تعینات
ہے۔ ۱۹۷۷ء سے ۱۹۷۹ء تک بطور اسسٹنٹ رجسٹرار،
اواخر ۱۹۷۹ء سے اوائل ۱۹۸۰ء تک بطور سرکل رجسٹرار،
اوائل ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۱ء کے وسط تک ایل ڈی اے میں ڈیپوٹیشن
پر، جولائی ۱۹۸۲ء سے اب تک بطور ڈپٹی رجسٹرار مسلسل لاہور
میں تعینات چلے آ رہا۔ حکومت کی اپنی پالیسی کی نفی، تضحیک اور
توہین کے مترادف ہے۔

۱۹۷۸ء میں پنجاب گورنمنٹ ایمپلائز کوآپریٹو ہاؤسنگ
سوسائٹی کے نام سے لاہور میں ایک انجمن بنائی گئی۔ چوہدری
منیر مسعود اس وقت اسسٹنٹ رجسٹرار لاہور تھا۔ وہ
اب تک اسی انجمن کے اعزازی سیکرٹری کے اعزاز سے

چار سال کی حد سے تجاوز نہ کرنے کی قانونی پابندی کے باوجود قادیانی افسر ۲۰ سال سے لاہور میں تعینات ہیں۔

معزز سپلا آرہا ہے۔ اس انجمن میں تمام قابل ذکر ملازمین قادیانی ہیں۔ ریٹائرڈ قادیانی ملازمین کو بھی اس انجمن میں کھپا لیا گیا جنہیں انجمن کے صدقے پلاٹ اور دیگر مراعات حاصل ہوتی رہیں۔ ۱-۵-۱۹۸۶ سے منیر مسعود کو پنجاب ڈیولپمنٹ کوآپریٹو کارپوریشن لمیٹڈ میں پانچ سال کے لئے کوآپریٹو ایڈوائزر کے طور پر ۶ ہزار روپے ماہوار پر ملازم رکھوا دیا گیا جو اثر و رسوخ کا نتیجہ ہے اور یہ اثر و رسوخ کہاں سے حاصل ہوا؟ اس سوال کا جواب از خود واضح ہے اس کے بعد اس کے مشاہرہ میں ۴۰۰ روپے اضافہ کر دیا گیا۔ اس طرح اب وہ ۶۴۰۰ روپے ماہوار لے رہا ہے۔

ایک قادیانی خاتون مس تسنیم عبداللہ بٹ بھی محکمہ میں رجسٹرار تھیں۔ وہ دو ماہ کے قریب ڈپٹی رجسٹرار بھی رہی۔ حال ہی میں ریٹائر ہوئی ہے۔ اس کی سالانہ خفیہ رپورٹیں محترمہ کے لئے قابل رشک نہیں ہوا کرتی تھیں۔ نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

سال	رپورٹ کا خلاصہ اور ریمارکس
۱۹۶۲ء	کوآپریٹو کے اصولوں اور عمل طریقوں میں تربیت کی ضرورت ہے۔ عام رویہ اور اسٹاف کے ساتھ طرز عمل میں بھی اصلاح درکار ہے۔
۱۹۷۰ء	پہل کرنے کی صلاحیت، قوت عمل، منصوبہ بندی، کام کی نگرانی کی اہلیت، صبر و تحمل اور کام کی لگن، ماتحتوں کی رہنمائی، تربیت کی صلاحیت، تعاون و عملی فراست، اوسط سے کم تر ہیں۔ مجموعی طور پر اوسط سے فروتر افسر ہے۔ پابندی وقت مفقود ہے۔ ترقی کی اہل نہیں۔ یہ عورت اس محکمہ میں فٹ نہیں، اسے نظامت سوشل ویلفیئر جیسے ادارے میں منتقل کر دینا چاہیئے۔
۱۹۷۱ء (حصہ اول)	ـ ایضاً ـ
۱۹۷۱ء (حصہ دوم)	اس نے مشکل ہی کوئی کام کیا ہے جس پر رائے دی جا سکے۔ اسسٹنٹ رجسٹرار (ٹیکنیکل) کی اسامی پر کام کر رہی ہے لیکن اپنے منصب کی باریکیوں اور گہرائیوں سے بالکل آشنا نہیں ہے۔ تمام رجسٹرار سے شکایات ملیں۔ ایک جھگڑالو شخصیت ہے۔ سیکرٹری کوآپریٹوز کو بتایا گیا کہ یہ اس محکمہ میں کام کی نہیں اور کسی اور اسامی پر کھپایا جائے۔
۱۹۷۲ء	بطور رجسٹرار میں نے اس افسر کو اوسط سے بہت کم تر پایا۔
۱۹۷۴ء	ترقی کی اہل نہیں ہے مجموعی کارکردگی اوسط سے کم تر ہے۔
۱۹۷۶ء	اپنے ماتحتوں سے بہتر کام لینے کے لیے ان کی رہنمائی کرنی چاہیئے۔
۱۹۷۸ء	اسے ابھی اپنی قدر و قیمت کا ثبوت دینا ہے۔
۱۹۸۰ء	اس افسر نے اپنے فرائض خلوص اور دیانتداری سے انجام نہیں دیے۔ محکمہ میں MISFIT ہے۔ اس نے اپنا کام سیکھنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ دفتر میں وہ ہر وقت مزید اسٹاف اور اضافی سہولتوں کی طلبگار رہتی ہے۔ دفتری اوقات میں اکثر بلا اجازت دفتر سے باہر رہتی ہے اور اس کی کوشش یہ رہتی ہے کہ جیسے بھی بن پڑے، اپنے دیے گئے ریمارکس کو حذف کروا لیا جائے۔ اسے پابندی وقت اور قاعدے قانون کی پابندی کی قطعاً کوئی پروا نہیں۔
۱۹۸۳ء	وہ اپنی موجودہ تعیناتی میں اپنی اہلیت ثابت کر سکتی ہے بشرطیکہ وہ کام میں دلچسپی لے، اسے مختلف مواقع پر مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ کام میں دلچسپی لے لیکن اس کا اثر چکنے گھڑے پر پانی کے برابر تھا۔ اس کی کارکردگی دوران سال اوسط درجے کی رہی۔
۱۹۸۴ء	یہ افسر اپنے موجودہ فرائض سے بمشکل ہی عہدہ برآ ہو رہی ہے۔ دوران سال کام اوسط درجہ کا رہا۔

ان حقائق کے باوجود یہ عورت ۱۹۸۵ء میں بطور سرکل رجسٹرار اور ۱۹۸۶ء میں بطور ڈپٹی رجسٹرار ترقی یاب ہو گئی، جو ایک معجزہ سے کم نہیں۔ اس کے لیے اس نے طریقہ یہ اختیار کیا کہ ۱۹۷۲ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۰ء کے ریمارکس سیکرٹری کوآپریٹو سے ۱۹۸۳ء میں حذف کروا لیے (حوالہ حکومت کی چٹھی نمبری SO(E)3-12/84 مورخہ ۴-۴-۸۳) اور ۱۹۸۳ء کے ریمارکس زیر بحث ۱۹۸۴ء میں سیکرٹری کوآپریٹو سے حذف کروا لیے۔ (حوالہ چٹھی نمبر SO(E)1-121/76-II ۲۵-۱۱-۸۴)۔ اس کے بعد سابقہ تاریخوں سے ترقی حاصل کر کے بقایات بھی حاصل کیے۔

مس تسنیم عبداللہ بٹ کو ۲۰-۱۰-۶۱ کو کمشنر کوآپریٹو کے دفتر میں سپرنٹنڈنٹ کے طور پر ۳۲ سال کی عمر میں بھرتی کیا گیا، حالانکہ سرکاری ملازمت میں لیے جانے کے لیے عمر کی زیادہ سے زیادہ حد ۲۵ سال ہے۔ ۵-۵-۱۹۶۲ کو کمشنر کا دفتر ختم کر دیا گیا اور اس کی جگہ ایک نیم سرکاری ادارہ کوآپریٹو ڈیولپمنٹ بورڈ کے نام سے ایک قانون کے تحت وجود میں لایا گیا۔ کمشنر کے دفتر کے تمام اہلکاروں کی خدمات بورڈ میں منتقل کی گئیں، ان میں مس تسنیم عبداللہ بٹ کا نام شامل نہیں تھا، تاہم مس بٹ کو بعد میں بورڈ میں براہ راست اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر رکھ لیا گیا اور اس نے اسی بنیاد پر بورڈ کالعدم ہونے پر رخصت کے بجائے رخصت کے استحقاق کے برابر تنخواہ بورڈ سے وصول کی (حوالہ احکامات نمبری 58/CB/E-۲۸۵۳ مورخہ ۳۰-۱۱-۶۶)

۳۱-۱۲-۶۶ کو کوآپریٹو بورڈ توڑ دیا گیا اور محکمہ کی سابقہ شناخت کو ۱-۱-۶۷ سے بحال کر دیا گیا۔ مس بٹ ۲۳ یوم اپنے گھر بے کار بیٹھی رہیں۔ ۲۴-۱-۶۷ کو اسے بطور اسسٹنٹ رجسٹرار محکمہ میں بھرتی کر لیا گیا۔ (حوالہ احکامات حکومت نمبری SOC I-3/17-66 مورخہ ۲۴-۱-۶۷)

لیکن اب اسے ۲۰-۱۰-۶۱ سے سرکاری ملازم شمار کیا جا رہا ہے اور اسی بنا پر اس کی پنشن کا کیس مرتب ہو رہا ہے۔ مس بٹ کو بطور اسسٹنٹ رجسٹرار براہ راست بھرتی کیا گیا لیکن اس نے اسسٹنٹ رجسٹراروں کے لیے مقررہ ٹریننگ (جو دو سال کے عرصہ پر محیط ہوتی ہے) حاصل نہیں کی۔ یہ کوآپریٹو سروس کلاس II رولز ۱۹۶۲ء کے رول نمبر ۸ (۴) اور (۵) کی صریحاً خلاف ورزی ہے مگر کوئی باز پرس کرنے والا بھی تو ہو؟ (بشکریہ تکبیر کراچی)

JOVERNMENT OF THE PUNJAB
COOPERATIVES DEPARTMENT

N_O_T_I_F_I_C_A_T_I_O_N

No. SO(E)7-8/74. Malik Abdur Rehman, Deputy Registrar, Cooperative Societies (now Under Secretary, J&D) is confirmed as Deputy Registrar, Cooperative Societies in Gr:-18 w.e.f. 22.7.1975 vice Ch. Rashid Ahmad, Deputy Registr r, Cooperative Societies, retired on 30.6.1975 and which post was kept reserved for Malik Abdur Rehman.

گریڈ ۱۸ میں ڈپٹی رجسٹرار کا منصب ملک عبدالرحمن کے لئے ریزرو رکھا گیا

ختم نبوۃ اور قادیانی وسوسے

قسط نمبر ۹

قادیانی دلیل نمبر ۱۲

وَلَا تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا (احزاب ۵۳)

(ترجمہ) اور نہ نکاح کرو اس نبیؐ کی بیویوں سے اس کی وفات کے بعد کبھی قادیانیوں کی طرف سے سب سے زیادہ مضحکہ خیز استدلال اس آیت کی بنا پر کیا گیا ہے کہ اب اگر آنحضرت صلعم کے بعد سلسلۂ نبوت ختم ہو گیا ہے تو کوئی نبی نہ آئے گا نہ اس کی وفات کے بعد اس کی بیویاں زندہ رہیں گی اور نہ ان کے نکاح کا سوال ہی زیر بحث آئے گا۔ اب اگر اس آیت کو قرآن سے نکال دیا جائے تو کونسا نقص لازم آتا ہے... ماننا پڑتا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد سلسلۂ نبوت جاری رہے اور قیامت تک انبیاء کی ازواج مطہرات ان کی وفات کے بعد بیوگی ہی کی حالت میں رہیں گی، کیونکہ رسول اللہ کا لفظ نکرہ ہے جس میں رسول داخل ہے

جوابات

نمبر ۱: رسول اللہ کا لفظ معرفہ ہے اور یہاں بھی وہی رسول اللہ مراد ہے جس کا اس سورۃ میں کئی بار ذکر آ چکا ہے جیسے وَلَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب ۲۱) کہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اسوہ حسنہ ہے۔ قَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ (الاحزاب ۲۲) کہ مومنوں نے کہا یہ ہے جس کا اللہ نے اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا تھا۔

وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب ۴۰) مگر اللہ کا رسول اور آخری نبی ہے۔۔

إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ (الاحزاب ۲۹) اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کو چاہتی ہو، اور وہی رسول اللہ مراد ہے جس کے متعلق کتب حدیث میں ہزارہا مرتبہ یہ الفاظ آتے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نمبر ۲: نحو کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ اضافت معنوی نکرہ کو معرفہ بنا دیتا ہے۔۔

نمبر ۳: یہ کہنا کہ اب کوئی نبی نہ آئے گا تو اس آیت کی کیا ضرورت ہے ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ کہہ دے کہ:

(۱) آدمؑ کے بے ماں باپ یا عیسیٰؑ کے بے باپ ہونے کا ذکر قرآن سے نکال دیے جانے کے قابل ہے، کیونکہ اب کوئی اس طرح پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہوگا۔

(۲) یا یہ کہے کہ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا سے ظاہر ہے کہ آئندہ رسول بھی منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے شادی کیا کریں گے، ورنہ اس آیت کو نکال دیا جائے۔

نمبر ۴: قرآن مجید میں اس آیت کے باقی رکھنے کی ضرورت یہ تھی کہ امراء کی وفات پر عرب معاشرت میں ان کی ازواج سے شادی کرنا فضیلت میں شمار ہوتا تھا اور قرآن نے سورۂ نور میں بیواؤں سے نکاح کا حکم دیا ہے۔ قرآن نے صریح حکم دیا کہ حضورؐ کی ازواج سے نکاح نہ کیا جائے، وہ آخری امہات المومنین ہیں اور آپ بوجہ خاتم النبیین ہونے کے آخری باپ ہیں۔ اگر یہ حکم مذکور نہ ہوتا تو صحابہ کرامؓ ضرور اس فضیلت کے حصول کی کوشش کرتے، اس سے امت میں فتنہ فساد پیدا ہوتا اور ازواج مطہرات کی پوزیشن بجائے امت کی معلمات دین ہونے کے معمولی بھی نہ رہتی۔ اس لئے اس تاریخی حکم کا تا قیامت باقی رکھنا ضروری تھا تاکہ معلوم ہو کہ یہ خواتین مقدسہ آخری مائیں ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آخری باپ ہیں۔

قادیانی دلیل نمبر ۱۳

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا (المومنون ۵۱) میں آئندہ آنے والے رسولوں کو پاک چیزیں کھانے کا حکم ہے۔

جوابات

نمبر ۱: یہ حکم انہی رسولوں کے لئے ہے جن کا ذکر اس آیت سے پہلے ہے یعنی نوحؑ، موسیٰؑ، ہارونؑ اور عیسیٰ علیہم السلام صرف قُلْنَا محذوف ہے اور یہ قرآن مجید کا عام انداز بیان ہے۔ جیسے فرمایا:

(۱) وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَعَهَا سَائِقٌ وَشَهِيدٌ لَقَدْ كُنْتَ فِي غَفْلَةٍ مِنْ هَذَا (ق ۲۱) شَهِيدٌ کے بعد قُلْنَا محذوف ہے۔

(۲) يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا (السبا ۱۳) رَاسِيَاتٌ کے بعد قلنا محذوف ہے یعنی ہم نے کہا:

(۳) فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفَى وَحُسْنَ مَآبٍ يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً (ص ۲۵) مآب کے بعد قلنا محذوف ہے۔

(۴) وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرَ (السبا ۱۰) فضلاً کے

بعد قلنا محذوف ہے۔

نمبر۲: امام راغب لکھتے ہیں کہ رُسُل کے لفظ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے برگزیدہ اصحاب شامل ہیں۔

نمبر۳: مرزا صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ کلام اللہ میں رُسُل کا لفظ واحد پر بھی اطلاق پاتا ہے اور غیر رسول پر بھی اطلاق پاتا ہے (شہادۃ القرآن) پس ثابت ہوا کہ یاایہا الرسل کلوا ..... الخ میں اول تو ان رسولوں کا ذکر ہے جو اس آیت سے پہلے مذکور ہیں۔ لیکن اگر بالفرض آئندہ کیلئے بھی سمجھا جائے تو اس میں تمام صحابہؓ اور اس امت کے اولیاء مجددین شامل ہیں۔ اور علماء حق بھی جو نبی اسرائیل انبیاء کے مثیل ہیں۔

ہم آخر میں قادیانیوں پر اتمام حجت قائم کرنے کیلئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک ایسی تحریر پیش کرتے ہیں جس میں واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے کہ امت محمدیہ کی اصلاح و تربیت کے لئے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا، بلکہ انبیاء کی بجائے مجدد اور روحانی خلیفے یعنی وارثان محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتے رہیں گے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

قرآن نے اس امت میں خلیفوں کے پیدا کرنے کا وعدہ کیا ہے ..... ایک زمانہ گذرنے کے بعد جب پاک تعلیم پر خیالات فاسدہ کا ایک غبار پڑ جاتا ہے اور حق خالص کا چہرہ چھپ جاتا ہے تب اس خوبصورت چہرے کو دکھلانے کے لئے مجدد اور محدث اور روحانی خلیفے آتے ہیں ... مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسا کہ قدیم انبیاء کی ضرورت ہمیشہ آتی رہی ہے۔"

(شہادت القرآن صفحہ ۲۶)

مگر افسوس کہ مرزا صاحب نے بہت جلد قرآن کی اس تعلیم کو بھلا دیا اور خود نبوت کے مدعی بن بیٹھے۔ حالانکہ انہوں نے دائمی نبوت کو قرآن سے ثابت کیا اور نہ اجرائے نبوت کی آیات اپنی کسی کتاب میں درج کرنے کی ہمت کی آج ان کی امت مرزا صاحب کی وفات کے بعد قرآن کریم کی بیشتر آیات کا غلط مفہوم پیش کرکے اجرائے نبوت ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس لحاظ سے ایک عام قادیانی اپنے نبی سے زیادہ چالاک ہے کہ اسے قرآن میں تسلسل نبوت کی آیات نظر آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت نصیب کرے اور امت محمدیہ کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ وما علینا الا البلاغ۔

ائمہ و اکابر اسلام کے فیصلے

○

حضرت امام ابوحنیفہؒ (۸۰ھ تا ۱۵۰ھ) کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا:

"مجھے موقع دو کہ میں اپنی نبوت کی نشانیاں اور دلائل پیش کروں"

اس پر امام اعظم نے فرمایا:

جو شخص کسی مدعی نبوت سے کوئی نشانی اور دلیل طلب کرے گا، وہ بھی کافر ہو جائے گا ..... کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

○

علامہ ابن جریر طبری (۲۲۴ھ تا ۳۱۰ھ) اپنی مشہور تفسیر قرآن میں فرماتے ہیں:۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کو ختم کر دیا، اس پر مہر لگا دی، اب قیامت تک یہ دروازہ کسی کے لئے نہیں کھلے گا۔"

○

امام طحاوی (۲۳۹ھ تا ۳۲۱ھ) اپنی کتاب عقیدۃ سلفیہ میں بیان کرتے ہیں:۔

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے برگزیدہ بندے، چیدہ نبی اور پسندیدہ رسول ہیں اور وہ خاتم الانبیاء، متقیوں کے امام، سید المرسلین اور حبیب رب العالمین ہیں اور ان کے بعد نبوت کا ہر دعویٰ گمراہی اور خواہش نفس کی بندگی ہے۔"

○

علامہ ابن حزم اندلسی (۳۸۴ھ تا ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

"یقیناً وحی کا سلسلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد منقطع ہو چکا ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ وحی صرف ایک نبی کی طرف آتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ محمد

کھٹی دنیا میں پہلا قدم
ھوالشافی
شبیر دواخانہ رجسٹرڈ
زیر سرپرستی حکیم محمد شبیر مسلم انبالوی
مدھریانوالہ روڈ نزد ڈگری کالج حافظ آباد
ضلع گوجرانوالہ
اوقات مطب: صبح ۸ بجے تا گیارہ رات ۹ بجے تک

ختم نبوت زندہ باد
غربا کے لئے علاج مفت طلباء و طالبات کو خاص رعایت، غریب ہو یا امیر ہو۔
بواسیر کا علاج مفت کروائیں
مردوں اور عورتوں کے ہر قسم کے امراض کے لئے تشخیص فارم منگوانے کے لئے جوابی لفافہ بھیجیں
مشورہ ضرور حاصل کریں

نہیں ہیں تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ، مگر وہ اللہ کے رسول اور نبوت کے ختم کرنے والے ہیں۔"

○

امام غزالیؒ (۴۵۰ھ تا ۵۰۵ھ) فرماتے ہیں:۔
نبی کریم صلی اللہ کے بعد کبھی کوئی نبی آئے گا نہ رسول اور اس میں کسی قسم کی تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔

محی السنۃ امام بغوی (وفات ۵۱۶ھ) اپنی تفسیر معالم التنزیل میں لکھتے ہیں:۔
اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے نبوت کو ختم کیا۔ پس آپ انبیاء کے خاتم ہیں اور حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔"

○

علامہ زمخشریؒ (۴۶۷ھ تا ۵۳۸ھ) تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں:۔
"اگر تم کہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی کیسے ہوئے جبکہ حضرت عیسیٰؑ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے، تو میں کہوں گا کہ آپ کا آخری نبی ہونا اس معنی میں ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا اور حضرت عیسیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنائے جا چکے تھے اور جب وہ نازل ہوں گے تو شریعت محمدیہ کے پیرو اور آپ کے قبلے کی طرف نماز پڑھنے والے ایک امتی کی حیثیت سے نازل ہوں گے، گویا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی امت کے ایک فرد ہیں۔"

○

قاضی عیاضؒ (وفات ۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:۔
جو شخص خود اپنے حق میں نبوت کا دعویٰ کرے یا اس بات کو جائز رکھے کہ آدمی اپنی کوشش سے نبی بن سکتا ہے اور دل کی صفائی کے ذریعہ سے مرتبہ نبوت کو پہنچ سکتا ہے جیسا کہ بعض فلسفی اور غالی صوفی کہتے ہیں اور اسی طرح جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے کہ اس پر وحی آتی ہے، ایسے سب لوگ کافر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے والے ہیں کیونکہ آپ نے خبر دی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں اور آپ نے اللہ کی طرف سے یہ خبر دی ہے کہ آپ نبوت کے ختم کرنے والے ہیں اور تمام انسانوں کی طرف آپ کو بھیجا گیا ہے اور تمام امت کی اس بات پر ایک رائے ہے کہ یہ کلام ظاہری مفہوم کے مطابق ہے... اس کے کوئی ڈھکے چھپے معنی اور مطالب نہیں ہیں، نہ کسی تاویل کی گنجائش ہے.... لہٰذا ان تمام گروہوں کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔"

○

علامہ شہرستانیؒ (وفات ۵۴۸ھ) اپنی مشہور کتاب الملل والنحل میں لکھتے ہیں:
اور اسی طرح جو کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا ہے، تو اس کے کافر ہونے میں دو آدمیوں کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔"

امام رازیؒ (۶۰۶ھ) اپنی تفسیر کبیر میں آیت خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہیں:
جس نبی کے بعد کوئی دوسرا نبی ہو اور وہ اپنی تعلیم میں کوئی کسر چھوڑ جائے تو اس کے بعد آنیوالا نبی اس کسر کو پورا کر سکتا ہے، لیکن جس کے بعد آنیوالا کوئی نبی نہیں ہوگا وہ اپنی امت پر زیادہ شفیق ہوتا ہے کیونکہ اس کی مثال اس باپ کی مانند ہوتی ہے جو جانتا ہے کہ اس کی اولاد کا کوئی سرپرست اور ولی اس کے بعد نہیں۔"

○

علامہ بیضاویؒ (وفات ۶۸۵ھ) اپنی تفسیر انوار التنزیل میں لکھتے ہیں:
"یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سب سے آخری نبی ہیں، حضورؐ نے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا جس سے انبیاء کے سلسلے پر مہر کر دی گئی۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کے بعد نازل ہونے سے عقیدہ ختم نبوت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کیونکہ جب وہ نازل ہوں گے تو حضورؐ ہی کے دین پر (امتی) ہوں گے۔"

○

علامہ حافظ الدین النسفی (وفات ۷۱۰ھ) اپنی تفسیر مدارک التنزیل میں لکھتے ہیں:۔
آپ خاتم النبیین ہیں یعنی نبیوں میں سب سے آخری آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بنایا جائے گا۔ رہے عیسیٰؑ تو وہ ان انبیاء میں سے ہیں جو آپ سے پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں اور جب وہ نازل ہوں گے تو اس طرح نازل ہوں گے گویا وہ آپ کے افراد امت میں سے ہیں۔"

○

علامہ علاء الدین بغدادی (وفات ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر خازن میں لکھتے ہیں:۔
"خاتم النبیین، یعنی اللہ نے آپ پر نبوت ختم کر دی۔ اب نہ آپ کے بعد کوئی نبی آئے گا، نہ آپ کے ساتھ کوئی اس میں شریک ہوگا۔ وکان اللّٰہ بکل شیئ علیما یعنی یہ بات اللہ کے علم میں ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔"

○

علامہ ابن کثیرؒ (وفات ۷۷۴ھ) اپنی مشہور تفسیر میں لکھتے ہیں:۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں، جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول کا درجہ تو بلند ہے۔ رسول کا منصب خاص ہے، نبی کا منصب عام۔ ہر نبی رسول نہیں ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس مقام (نبوت) کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا، مفتری، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ چاہے وہ کیسے ہی شعبدے، کرشمے، جادو اور طلسم بنا کر لے آئے...... یہی حیثیت ہر اس شخص کی ہے جو قیامت تک اس منصب کا دعویٰ کرے۔"

○

علامہ ابن نجیم (وفات ۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:۔

"اگر آدمی یہ نہ سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں، کیونکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جن کا جاننا، اور ماننا دین کی ضروریات میں سے ہے۔"

الغرض مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے بعد بھی جس کسی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا، امت محمدیہ کے علماء حق اور ائمہ عظام نے ان کا بھرپور تعاقب کیا، اور ختم نبوت کا تحفظ کر کے ہر قسم کے فتنہ و فساد اور انتشار و تشتت سے ملت کو بچانے کا اپنا اہم فریضہ ادا کیا جس کی وجہ سے آج بھی یہ امت دین واحد اسلام پر قائم ہے۔

قادیانی فریب کاریاں

مرزا غلام احمد کو نبی قرار دینا دراصل اسلام کو منسوخ کرنے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو از کار رفتہ قرار دینے کے مترادف ہے۔ کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ اہل اسلام کا اجماعی اور بنیادی عقیدہ ہے۔ عہد نبوت سے لے کر آج تک ہر مسلمان اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی تخصیص و تاویل کے آخری نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت و رسالت عطا نہیں ہوگا اور نہ ہی اس پر وحی نبوت نازل ہو سکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ امت کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کی گردن ماردی گئی۔ اسود عنسی ہو یا مسیلمہ کذاب کسی سے یہ سوال نہیں کیا گیا کہ اس کی نبوت کیسی ہے؟ ظلی ہے یا بروزی، مستقل ہے یا غیر مستقل، تشریعی ہے یا غیر تشریعی۔ اور نہ اس سے اس کی نبوت کے دلائل طلب کئے گئے۔ بلکہ مطلق نبوت کے اعلان کے ساتھ ہی ان کذابوں کے خلاف جہاد و قتال کیا گیا، جس میں تنہا مسیلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی جنگ میں بارہ سو صحابہؓ شہید ہوئے۔ غرض مسلمان دین کے ہر جزوی اختلاف کو برداشت کر سکتا ہے لیکن اس بنیادی اختلاف کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا۔ ○

قادیانیوں کا آخری نبی

قادیانی امت ختم نبوت کی تردید اور اجرائے نبوت کی تائید میں مذکورہ آیات کو پیش کرتی ہے، مگر جب قادیانیوں میں سے کوئی شخص انہی آیات کو بنیاد بنا کر اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا ہے تو یہی لوگ اس کا انکار کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک صرف مرزا غلام احمد ہی کو آخری نبی بنایا گیا ہے، چنانچہ قادیانیوں کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ اس امت کے صرف دو ہی نبی ہیں۔ پہلے محمد رسول اللہ اور آخری غلام احمد رسول اللہ۔ یہی آخری دو بعثتیں اس امت کے لئے مقدر کی گئی ہیں۔ بعثت اولیٰ میں مرزا صاحب ہی محمد بن کر پیدا ہوئے تھے اور بعثت ثانیہ میں تو مرزا صاحب اپنے پورے آب و تاب سے جلوہ گر ہوئے۔ پہلی بعثت میں ہلال تھے دوسری بعثت میں بدر بن گئے۔ مرزا صاحب اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراصل ایک ہی تصویر کے دو رخ، اور ایک ہی نبوت کے دو نام ہیں ـــــ گویا مرزا صاحب کی بعثت ثانیہ کے بعد اب کسی تیسری بعثت کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔ اور اس طرح قادیانیوں کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب کے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اب تا قیامت صرف خلافت قادیانی کا دور باقی رہ گیا ہے۔ نہ نبی آسکتا ہے، نہ مجدد اور نہ کوئی مامور مرسل۔ گویا اہل اسلام اور قادیانیوں میں اس مسئلہ میں یہ اختلاف ہے کہ اہل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں اور قادیانی امت مرزا غلام احمد کو۔ اہل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجددین و اولیاء کے سلسلہ کو جاری مانتے ہیں لیکن اہل قادیان کا ایمان ہے کہ آخری نبی مرزا غلام احمد کے بعد نہ نبی آسکتا ہے، نہ مجدد۔ اس طرح انہوں نے آسمان کے سارے دروازے بند کر دیئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کی نسل اور اس کی آل ہی کے افراد ہی یکے بعد دیگرے گدی نشین بن کر خدائی احکام جاری کرتے رہیں گے۔ پس جب یہ صورت حال ہے تو قادیانیوں کی زبان سے اجرائے نبوت کی آیات اور ان سے بے سر و پا استدلال عجیب مضحکہ خیز حرکت بن جاتے ہیں اور اس حرکت کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ کس طرح مرزا غلام احمد کی نبوت و رسالت منوائی جا سکے اور وہی آخری نبی کہلائیں۔

قادیانیوں کے نزدیک نبوت کی تعریف

قادیانی کہتے ہیں کہ کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا نام نبوت ہے، اور چونکہ مرزا غلام احمد کو کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع دی گئی تھی اس لئے وہ نبی ہیں ـــــ یہ بھی دراصل ایک ڈھکوسلہ ہے۔ اس لئے کہ نبی پہلے روز نبی بنایا جاتا ہے جبکہ اس کے ساتھ "کثرت مکالمہ مخاطبہ" کا کوئی مجموعہ نہیں ہوتا۔ بلکہ پہلے روز اس کو بظاہر نبی کا خطاب بھی نہیں ملتا، تب بھی وہ نبی ہوتا ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو اس میں نہ نبی کا خطاب تھا، نہ امور غیبیہ پر اطلاع۔ مگر اس کے باوجود آپ پہلے روز نبی تھے اور اسی لمحہ حضورؐ اپنی نبوت پر نہ صرف خود ایمان لائے بلکہ دعوت اسلام کا آغاز بھی کر دیا۔ اور پہلے ہی روز آپ کی نبوت پر ایمان لانے والے تیار ہو گئے۔

اس کے برعکس مرزا صاحب پر بقول قادیانی حضرات چالیس برس کی عمر سے ہی نبی و رسول ہونے کے الہامات برستے رہے، مگر حیرت ہے کہ تقریباً بیس برس تک خود مرزا صاحب اپنی نبوت کا انکار کرتے رہے۔ نہ صرف انکار کرتے رہے بلکہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو ملعون و دجال بھی کہتے رہے، لیکن جب ایک دائمی مرض میں اضافہ ہوا، اور شدت کا دورہ پڑا تو اپنی نبوت مرزا صاحب کو

باقی ص ۲۹ پر

بزمِ ختم نبوت

پیغامِ ختم نبوت پہنچاؤ

وقار احمد ــــــ ہری پور ہزارہ

رسولِ رحمت کا کلمہ پڑھنے والو! اٹھو! ناموسِ محبوبِ رب العالمین کا تحفظ کرو تاج و تخت ختم نبوت کی چوکیداری کرو۔ ختم نبوت کا عالمگیر پیغام عالم میں پہنچا دو۔ اپنے بچوں کو زیورِ تعلیم آراستہ کرو۔ اپنے حلقہ احباب میں مسئلہ ختم نبوت کا اچھی طرح تعارف کراؤ تاکہ کسی کی متاعِ ایمان نہ لٹ سکے اور کوئی بھی قادیانیوں کے دامِ ہم رنگِ زمین میں نہ پھنس سکے۔

بہت بڑی خدمت

حمید اللہ چترخیل لکی مروت

تقریباً پانچ ماہ سے ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھ رہا ہوں۔ یہ دراصل بہت اچھا رسالہ ہے اس میں آپ صاحبان جو قادیانیوں کے متعلق بیانات دیتے ہیں یہ واقعی مسلمان قوم کی بہت بڑی خدمت ہے۔

رسالہ نے مرزائیوں کا کباڑہ کر دیا

قاری محمد عبداللہ ــــــ کوئٹہ

اس سے قبل میں نے یہ رسالہ ختم نبوت نہیں پڑھا مگر آج میں نے ایک شمارہ پڑھا جس میں توحید اور تسمیہ رسالت کے چیدا نوں نے مرزائیوں کا کباڑہ کر دیا ماشاءاللہ اللہ تعالیٰ ہمارے علماء کرام اور دیگر معاونین رسالہ کو تاقیامت آباد رکھے آمین تاکہ اس کی اشاعت تاقیامت ہوتی رہے۔

ننگی تلوار ہے

راشد خان کلاس ہفتم ــــــ ہری پور

ختم نبوت کا رسالہ بڑی باقاعدگی سے پڑھتا ہوں جب میں ایک پڑھ چکا ہوتا ہوں تو دوسرے رسالے کا بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت ایک بہترین علمی مجموعہ اور ایک درخشاں ستارہ ہے اسے جس نے بھی ایک بار پڑھا وہ اسے بار بار پڑھتا ہے وہ اس رسالہ کا عاشق ہو جاتا ہے یہ رسالہ قادیانیوں کے لئے ننگی تلوار ہے۔

مبارک صد مبارک

خلیل جلبی مو کلی گوٹھ نزد گڈاپ کراچی

بندہ ادنیٰ خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے۔ مجھے رسالہ کا انتظار اتنا شدت سے ہے کہ کبھی کبھی بنڈل کھولیٹ آتا ہے مجھے آرام سکون نہیں آتا میں سیدھا دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کا راستہ پکڑتا ہوں وہاں تک کئی بسوں میں سفر کرنا پڑتا ہے اور دس روپیہ کے نوٹ سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں پورا دن بھی ضائع ہوتا ہے اس کو ختم نبوت کے لئے نذرانہ سمجھتا ہوں۔

میں دفتر کے کارکنان کو ان تھک کوششوں کی وجہ سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور سرپرست مدظلہ و مجلس ادارت علماء کرام کو خصوصاً مدیر اعلیٰ و مسئول جناب مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب اور تمام سرپرستوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

ہر کوئی پسند کرتا ہے

عبدالرحمٰن انصاری محمد یوسف بٹ غلام حسین بابر

خوبصورت اور معیاری معلوماتی ہفت روزہ ختم نبوت قاری محمد انور انفر خطیب جامع مسجد فیصل شہید چونڈہ کے ذریعہ سے ملنا شروع ہوا میری طرف سے سارے علماء کو مبارک قبول ہو اب ہم اس پرچے کو خود نوجوانوں کو پڑھنے کے لئے دیتے ہیں ہر ایک نے خوبصورت ٹائیٹل والے پرچے کی تعریف کی ہے اور ہر کوئی یہاں اس نئے پرچے کا منتظر رہتا ہے۔

شدت سے انتظار رہتا ہے

قاری محمد انور انفر خطیب چونڈہ

میں پہلے تو ختم نبوت ہفت روزہ کا باقاعدہ قاری تھا لیکن جب سے چونڈہ میں بطور خطیب کام شروع کیا ہے ہفت روزہ ختم نبوت کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں کیونکہ یہاں قادیانیوں کی بڑی آبادی ہے اسی لئے چونڈہ کو دوسرا ربوہ کہا جاتا ہے الحمدللہ یہاں ختم نبوت کا کام شروع کر دیا گیا ہے یہاں ایک تنظیم نوجوانوں کی ختم نبوت یوتھ فورس کے نام پر قائم کی ہے جس کے ذریعہ پورے شہر میں ہفت روزہ ختم نبوت کو دوسرے ختم نبوت کے لٹریچر کو پھیلایا جاتا ہے اب یہاں پرچے کا شدت سے انتظار کیا جاتا ہے دن بدن پرچے کے قارئین کا اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

میرے دل کا سرور

حاجی گل محمد مو کلی گوٹھ ــــــ کراچی

میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادنیٰ رضاکار اور خادم ہوں میری آنکھوں کا آپریشن ہونے والا ہے خدا کرے میری آنکھیں تلاوت کلام پاک کے علاوہ ہفت روزہ ختم نبوت پڑھنے کے لائق ہو جائیں مجھے اس وقت اور کوئی خواہش نہیں ہے میرے آنکھوں کے کامیاب آپریشن کے لئے خصوصاً دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اولیات

سید غلام نبی شاہ تترڑہ ایبٹ آباد

عسکری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جن کو امیر المومنین سے مرقوم کیا گیا آپ کی اولیات میں خاص طور پر قابل ذکر باتیں یہ ہیں

(۱) آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تاریخ و سال ہجری جاری کیا۔

(۲) جنہوں نے بیت المال قائم کیا۔

(۳) ماہ رمضان میں تراویح کی نماز باجماعت جاری فرمائی۔

(۴) لوگوں کے حالات معلوم کرنے کو راتوں کا گشت لگایا۔

(۵) مذمت کرنے والے لوگوں پر حد جاری فرمائی۔

(۶) شراب پینے والے پر اسّی کوڑے لگوائے۔

(۷) متعہ کو حرمت کر نام کیا اور اسے کسی فرد کے لئے بھی جائز نہ کیا۔

(۸) جن لونڈیوں سے اولاد ہو جائے انکی خرید و فروخت ممنوع قرار دے دی۔

(۹) نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھنے کا حکم دیا۔

(۱۰) رفاہ عام کے لئے اور وزارتیں معین مقرر فرمائیں۔

(۱۱) سب سے زیادہ فتوحات حاصل کیں۔

(۱۲) مصر سے بحرایلہ کے راستے مدینہ منورہ غلہ پہنچانے کا بندوبست فرمایا۔

(۱۳) صدقہ کا مال اسلامی امور میں خرچ کرنے سے روکا۔

(۱۴) ترکہ اور ورثے کے مقررہ حصوں کی تقسیم کا نفاذ فرمایا

(۱۵) گھوڑوں پر زکوٰۃ وصول کی۔

طالب علم کے لئے!

شاہ عمار الدین ہاشمی مانسہرہ (ہزارہ)

چھٹی صدی ہجری کے مشہور عالم علامہ ابن جوزیؒ اپنے بیٹے محمد ابوالقاسم کو جو ۷۵۶ھ میں تاتاریوں کے حملے میں شہید ہوئے، ایک خط کے دوران یوں نصیحت کرتے ہیں

”میرے لخت جگر!

اللہ تمہیں نیکیوں کی توفیق دے دنیا میں زندگی کی سانسیں بہت کم اور قبر کی زندگی بہت طویل ہے نیکی اس کے نصیب میں آئی جس نے اپنی خواہشات کو چھوڑا۔ اور محروم وہی ہے جس نے دنیا کے مقابلہ میں آخرت سے منہ موڑا۔

یہ کمال علم اور عمل دونوں کے جمع کرنے میں ہے جس کو یہ دونوں نعمتیں ملیں۔ اس کا مرتبہ بلند ہوا۔

قرآن مجید کی تفسیر، حضور نبی کریم کی سیرت، صحابہ کرام اور علماء کے حالات پیش نظر ہیں تاکہ بلند سے بلند مرتبہ اختیار کرنے کی توفیق ہو۔ طالب علم کے دوران میں طالب علم کو بلند ہمتی سے کام لینا چاہیئے میں اپنے حالات کا ایک نمونہ تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔

مجھے خوب یاد ہے کہ میں چھ سال کی عمر میں مدرسہ میں داخل ہوا بڑی عمر کے طلبہ میرے ہم سبق تھے۔ میں بچوں کے ساتھ کبھی کھیل میں حصہ نہیں لیتا تھا میں نے کبھی اپنے کام میں غفلت نہیں کی تھی اور نہ ہنسی مذاق میں اپنا وقت ضائع کیا تھا دوسرے لڑکے دجلہ کے کنارے کھیلا کرتے تھے اور میں یا سب سے الگ علمی کاموں میں مشغول رہتا تھا۔ استاد کی زبان سے جو سنتا اسے خوب یاد کر لیتا۔ اور گھر آکر لکھ لیتا تھا۔

خدا نے مجھے زہد کی توفیق عطا فرمائی میں نے کثرت سے روزے رکھے۔ کھانے میں کمی کی، راتوں کو جاگتا تھا اور ہر فن کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا تھا میں نے فخر سے نہیں بلکہ شکر کے طور پر کہتا ہوں کہ اللہ نے میرے کلام میں عجیب تاثیر بخشی۔ تقریباً دو سو ذمی (غیر مسلم) میرے ہاتھ پر اسلام لائے اور ایک لاکھ سے زائد آدمیوں نے میری مجلس میں توبہ کی میں مشائخ کے حلقوں میں حاضری دینے میں اس قدر جلدی کرتا تھا کہ دوڑنے کی وجہ سے میری سانس پھولنے لگتی تھی صبح اور شام اس طرح گزرتی کہ کھانے کا انتظام نہ ہوتا تھا مگر رب کا شکر ہے کہ اس نے مخلوق کی احسان مندی سے بچایا۔

تم کو چاہیئے کہ اس غفلت کی نیند سے جاگو۔ پچھلی زندگی پر شرمندہ ہو اپنی عمر کی ان گھڑیوں کو یاد کرو جو بیکاری میں گزر گئیں۔ اور اتنی کوشش کرو کہ کاملین کے درجہ تک پہنچ جاؤ۔“

قصہ ایک ظالم کا!

ماجدہ ناز جماعت ہفتم چھیالہ مانسہرہ

وہب بن منبہؒ کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ ملک الموت ایک بہت بڑے ظالم جابر کی روح قبض کر کے لے گئے کہ دنیا میں اس سے بڑا ظالم کوئی نہ تھا۔ وہ جا رہے تھے۔ فرشتوں نے ان سے پوچھا کہ تم نے ہمیشہ جانیں قبض کی ہیں تمہیں کبھی کسی پر رحم بھی آیا انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ ترس مجھے ایک عورت پر آیا جو تنہا جنگل میں تھی جب ہی اس کا بچہ پیدا ہوا تھا۔ مجھے حکم ہوا کہ اس عورت کی جان قبض کروں مجھے اس عورت کی اور اس کے بچے کی تنہائی پر ترس آیا کہ اس بچے کا اس جنگل میں جہاں کوئی دوسرا نہیں ہے کیا بنے گا فرشتوں نے کہا یہ ظالم جس کی روح تم لے جا رہے ہو وہی بچہ ہے ملک الموت

حیرت میں رہ گئے کہنے لگے مولیٰ تو پاک ہے بڑا مہربان ہے جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔

اچھی باتیں

ایم اے جویریہ معظم آباد جھلوال

۱۔ بے کار رہ کر زنگ آلود ہونے سے کام کرتے کرتے گھس جانا زیادہ بہتر ہے۔

۲۔ اے انسان! فرعون بننے سے پہلے یہ تو پہچان کر تیری حقیقت کیا ہے

۳۔ ظالم مت ہو کیونکہ تم اپنے آپ پر ظلم نہیں چاہتے۔

۴۔ ایک آدمی اپنی اخلاق سے وہی درجہ حاصل کر سکتا ہے جو ایک عابد پوری رات عبادت کر کے حاصل کرتا ہے۔

۵۔ علم کے لئے مطالعہ اتنا ضروری ہے جتنی کنول کے لئے بارش۔

۶۔ قدم اٹھانے سے قبل دیکھ لو کہ راستہ کدھر جاتا ہے

حاصل مطالعہ

اقبال احمد رشک بفرسٹ لائن کراچی نمبر؟

قرآن مجید فرقان حمید کا فرمان ہے " آواز میں اعتدال پیدا کرو اور دوسروں کو جواب دیتے ہوئے ان کی بات سے بہتر بات کہو۔ لوگوں سے اچھی بات کہو اور ہر ایک سے معقولیت کے ساتھ بات کرو ہمیشہ پختہ اور سیدھی بات کہو اور دشمن کو دوست بنانا اور ساتھ بال سنر بنانا چاہتے ہو تو بدی کا جواب نیکی سے دو۔

حضرت کے الفاظ ہیں کہ مومن کی زبان دل سے پیچھے رہتی ہے یعنی جب بولنا چاہتا ہے تو دل میں سوچ لیتا ہے تب زبان سے بولتا ہے "

حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے اپنی امت میں زیادہ خوف منافق اور زبان دراز سے ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ زبان کو شکر سے ۔ ۔ [illegible] تاکہ خوشی کی زندگی حاصل ہو۔

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ کم بولنا حکمت ہے کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور لوگوں سے کم ملنا عافیت۔

حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تلوار کا جسم پر زخم ہوتا ہے اور بدگفتاری کا روح پر۔

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آدمی کی قابلیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے کلام کم ہو جائے تو آدمی اکثر صحیح بات کہتا ہے

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ تمہارا کلام بتا دے گا تمہارے دل میں کیا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ خاموشی کو اپنے لئے سرمایہ بناؤ۔

امام غزالی فرماتے ہیں کہ الفاظ کی نسبت لہجے کا زیادہ اثر پڑتا ہے اس لئے کلام میں نرمی اختیار کرو۔

ارسطو کا کہنا ہے کہ خاموشی سب سے زیادہ آسان اور سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

افلاطون کا کہنا ہے کہ اچھی بات کے حصول کے لئے بری بات کو وسیلہ نہ بناؤ

بقراط کا کہنا ہے کہ لمبی زبان زندگی کو چھوٹا بنا دیتی ہے

سقراط کا کہنا ہے کہ تیز زبانی ایک ایسا آلہ ہے جو استعمال سے گھس کر اور بھی تیز ہو جاتا ہے۔

بیلٹس جیوفس کا کہنا ہے کہ کوئی شیشہ انسان کو اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کرتا جتنی اس کی بات چیت۔

بنجمن فرینکلن کا کہنا ہے کہ پاؤں کی لغزش کے بعد تو سنبھلا جا سکتا ہے لیکن زبان کی لغزش کے بعد سنبھلنا ناممکن ہے

سنہری باتیں

عبدالغنی شاکر۔ ہرنولی

- ضائع ہے وہ علم جس پر عمل نہ کیا جائے۔
- ضائع ہے وہ عالم جس سے علم کی بات نہ پوچھی جائے۔
- ضائع ہے وہ نماز جو مسجد میں نہ پڑھی جائے۔
- ضائع ہے وہ مسجد جس میں نماز نہ پڑھی جائے۔
- ضائع ہے وہ ہتھیار جس کو استعمال نہ کیا جائے۔
- ضائع ہے وہ اچھی رائے جسے قبول نہ کیا جائے۔
- ضائع ہے وہ زندگی جس میں عبادت نہ کی جائے
- ضائع ہے وہ مال جو کار خیر میں خرچ نہ کیا جائے
- ضائع ہے وہ محفل جس میں دین کی بات نہ کی جائے
- ضائع ہے وہ عابد جو ریاکاری کرے۔

مکارم اخلاق

محمد صدیق عاجز تیسر پور [illegible]

اسلام صرف عقیدہ اور ایمان ہی نہیں بلکہ عمل اور سیرت کا ایک مکمل نظام ہے حضورؐ نے مکہ والوں کو جہاں صحیح فکر سے روشناس کیا وہاں اعلیٰ اخلاقی احساس کو بھی ابھارا۔ اور ان کے دلوں کو نیکی کی طرف مائل کرنے کی بھرپور کوشش کی سخت دلی سے روکا اور یتیموں، بیواؤں، غریبوں سے اچھے سلوک کی تلقین کی شراب خوری اور قمار بازی کی مذمت کی اور چھوڑ دینے کا حکم دیا چغلی، عیب جوئی، الزام تراشی، جھوٹ بولنا چوری کرنا غرضیکہ سب برائیوں سے باز رہنے کی تلقین کی۔ اور نیکی کی راہ دکھائی۔

قرآن

سید محمد جاوید شاہ اسٹیل ٹاؤن کراچی

اچھے کام سکھاتا ہے یہ
سیدھا راہ دکھاتا ہے یہ
پاک نبیؐ کا کہنا مانو
رازق ایک خدا کو مانو
جھگڑا اور لڑائی چھوڑو
مجبوروں پر ظلم نہ توڑو
نیکی کے پیغام سناؤ
اللہ کے احکام سناؤ
کہتا ہے یہ نیک بنو تم!
ایک رہو اور ایک بنو تم!

★★★

ایک دلچسپ سروے

اگر میں صدر مملکت ہوتا تو قادیانیت کیخلاف کیا کرتا؟

اپنے دوستوں سے متعمد متین خالد کے انٹرویو

یہ ایک دلچسپ کوشش ہے کہ تمام نامہ نگار اپنے اپنے ضلع سے اس قسم کی رپورٹ لے کر براہ راست ہفت روزہ ختم نبوت کو بھجوائیں۔ وہ ترتیب وار شائع کئے جائیں گے۔

اسلام کی بنیاد توحید اور آخرت کے علاوہ جس اساسی عقیدے پر ہے وہ یہ ہے کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہو گئی اور آپ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا اور نہ آپ کے بعد کسی پر وحی آ سکتی ہے۔ اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ اسلام کا یہی عقیدہ "ختم نبوت" کے نام سے معروف ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کسی ادنیٰ اختلاف کے بغیر اس عقیدہ کو جزو ایمان قرار دیتی آئی ہے۔ قرآن کریم کی بلا مبالغہ بیسیوں آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سینکڑوں احادیث مبارکہ اس کی شاہد ہیں۔ یہ مسئلہ قطعی طور پر طے شدہ ہے لیکن قادیانی فتنہ قرآن مجید احادیث مبارکہ اور امت کے اجتماعی عقیدہ سے بغاوت کرتے ہوئے آپ کے بعد نبوت کو جاری سمجھتا ہے اور مرزا قادیانی آنجہانی کو نبی تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ مرزا قادیانی کا رتبہ، درجہ اور کمالات، معجزات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تسلیم کرتا ہے اور تبلیغ کرتا ہے (معاذ اللہ) اس فتنہ کا علاج وہی ہے جو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے دور خلافت میں جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کرکے کیا تھا ہمارے ہاں بدقسمتی سے برائے نام نہاد مسلمان حکمران نے اس فتنہ کی سرپرستی کی اور اسے پنپنے کا موقع دیا۔

ہم نے مختلف مکتبہ فکر کے احباب سے سوال کیا کہ اگر آپ سربراہ مملکت ہوتے تو اس فتنہ کے خلاف کیا کرتے ان کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

فیاض حسن سجاد ——— کوئٹہ

یہ سوال ممکنات میں سے نہیں ہے اور یہ ایسی دعا ہے جو نا ممکن ہے بہر حال اگر میں سربراہ مملکت ہوتا تو صدیق اکبر ؓ کی سنت پر عمل کرتا عقیدہ ختم نبوت کا مسئلہ اتنا حساس ہے کہ یہ مسئلہ سرکاری سطح پر حل کرنے کے لئے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کیا گیا۔ اور اس جہاد میں تقریباً بارہ سو صحابہ ؓ کرام شہید ہوئے جن میں سات سو صحابہ ؓ کرام حفاظ قرآن تھے۔ تاریخ اسلام کی کسی بھی جنگ میں اتنی بڑی تعداد میں صحابہ ؓ کرام شہید نہیں ہوئے۔ اس مسئلہ کی اہمیت حضرت سیدنا صدیق اکبر ؓ کے تدبر سے ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ دین اسلام کی اساس ختم نبوت اور تحفظ ختم نبوت کی معراج ہے۔

محمد جاوید ——— بینک دولت پاکستان لاہور

آپ نے سوال کرنے میں دیر کر دی۔ اگر مرزا قادیانی میرے دور میں پیدا ہوتا تو میں اسے ایک سیکنڈ میں پھانسی دے دیتا۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے حکمران اسلام کے نام پر حکومت کر رہے ہیں لیکن جھوٹے مدعی نبوت کا یہ فتنہ ابھی تک موجود ہے۔

صاحبزادہ طارق محمود ——— فیصل آباد

قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیتا تمام قادیانی تنظیموں پر پابندی لگا دیتا، فنڈز منجمد کر دیئے جاتے ایک ٹربیونل قائم کرتا جو قادیانی جماعت کے دجل و فریب، ملک دشمن سازشوں، اسلام کے خلاف باغیانہ سرگرمیوں کی تحقیقات کرکے رپورٹ مرتب کرتا۔ پھر اس ٹربیونل، وفاقی شرعی کونسل اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق عمل درآمد کروانا۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جاتی اور فتنہ قادیانیت پوری طرح ختم کر دیا جاتا

ڈاکٹر محمد صولت نواز صاحب۔ فیصل آباد

انشاء اللہ اگر یہ موقع ملا تو قادیانیوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ تین دن کے اندر اندر مسلمان ہو جائیں ورنہ انہیں فوری طور پر قتل کرا دیا جائے گا اور اس سے پہلے ان کے تمام ٹھکانوں اور عبادت گاہوں پر چھاپہ مار کر اسلحہ اور خلاف اسلام لٹریچر برآمد کر کے آگ لگا دیتا۔

محمد اسلم جاوید ——— ننکانہ

قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے فوری طور پر ہٹا کر ان کا پوری دنیا میں تعاقب کرتا اور جو ممالک ان کی سپورٹ کرتے ہیں۔ ان سے سفارتی تعلقات ختم کر دیتا اور ہر قسم کی لین دین اور تجارت وغیرہ پر پابندی عائد کرتا۔

تنویر شہزاد ——— ایڈیٹر پیغام لاہور

آپ مذاق کر رہے ہیں یا واقعی صدر بھی بنائیں گے؟

ہاں اگر میں ملک کا سربراہ ہوتا تو قادیانیت کو ٹھوس بنیادوں پر ختم کر دیتا۔ اور نوجوانوں کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ کیا جاتا اور اس کے لئے جدید وسائل سے استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی۔

مولانا محمد احمد مجاہد ——— ننکانہ صاحب

صدیقی ؓ سنت پر عمل کرتا۔ تمام کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو علیحدہ کر دیتا جو ممالک قادیانیوں کی سرپرستی کرتے ہیں۔ ان کی بات ماننے کی بجائے قرآن و سنت کے مطابق عمل کرتا

شہزادہ محمد امین جاوید ——— ننکانہ صاحب

کاش خدا تعالیٰ مجھے سربراہ مملکت بنا دے۔ خواہ دو دن کے لئے ہو۔ میں سربراہ مملکت بنتے ہی انشاء اللہ تعالیٰ پہلا یہ کام کروں گا کہ فوج یا پولیس کی یہ ڈیوٹی لگا دوں گا کہ پاکستان بھر کے تمام قادیانیوں کو گستاخی رسول ؐ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا مذاق اڑانے کے جرم میں سینٹرل جیلوں میں

فوج کی نگرانی میں کراچی شہر پہنچاتا اور ساتھ ہی تمام ملک کے ایس پی حضرات کو وارننگ دیتا کہ اگر کوئی قادیانی ان کی حدود میں رہ گیا تو ان کا انجام بھی انہیں کے ساتھ ہوگا۔ کراچی کے کسی مخصوص مقام پر صدیقی سنت پر عمل کرتا اور انہیں سمندر میں پھینک دیتا

جمشید علی خان ——— لاہور

مرتد کی شرعی سزا نافذ کرتا۔ فرمان صدیقی جاری کرتا۔

محمد شفیع انور سیالوی ——— لاہور

میں تو مرزائیوں کو برداشت ہی نہیں کرتا۔

محمد جاوید ——— ننکانہ صاحب

وہی سلوک کروں گا جو اسلام میں ہے۔

غلام مصطفےٰ ——— سنت پورہ لاہور

یہ کوئی پوچھنے والی بات ہے بھائی۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے سے عدل و انصاف کا تقاضا تو یہ ہے کہ ان کو ایسی سزا دی جائے جو آج تک کسی کو نہ دی گئی ہو میرے خیال میں قادیانیوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اور بغاوت کے جرم میں زندہ درگور کر دیا جاوے ہر آنے والے جھوٹے مدعی نبوت کے لئے عبرت کا نشان ہوتے۔

باغ و بہار میں ایک طالب علم مسلمان ہوگیا

بلغ و بہار نامہ نگار) گزشتہ دنوں باغ و بہار میں ایک طالب علم رفاقت نامی قادیانیت سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا۔ واضح ہو کہ شمارہ نمبر ۲۰ میں رفاقت نامی طالب علم کی خبر شائع ہوئی تھی کہ اسے قادیانی ہونے کی وجہ سے مسجد سے نکال دیا گیا تھا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اب وہی لڑکا مسلمان ہے۔ اور اس کے والدین بھی مسلمان ہو چکے ہیں۔ رفاقت علی ساتویں جماعت کا طالب علم ہے جو کہ گورنمنٹ ہائی سیکنڈری اسکول باغ و بہار میں زیر تعلیم ہے۔ جب رفاقت نے رسالہ میں یہ خبر پڑھی تو اسے حیرت ہوئی چنانچہ اس خبر کی تردید کی جاتی ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے کہ میں مرزا پر لعنت بھیجتا ہوں اور حضور پاک کو آخری نبی مانتا ہوں۔ مرزائیت جھوٹا اور اسلام سچا مذہب ہے یاد رہے کہ رفاقت کا حقیقی اور چھوٹا بھائی عبد الرحمٰن نامی چھ ماہ قبل مسلمان ہوگیا تھا۔ عبد الرحمٰن گورنمنٹ مڈل چاہ موسٰی والا میں تیسری جماعت کا طالب علم ہے اس کی عمر بمشکل نو سال ہوگی عبد الرحمٰن جب مسلمان ہوگیا تو اس نے اپنے والدین سے مکمل بائیکاٹ کر لیا اور کھانا پینا، رہن سہن مسلمانوں کے ساتھ تھا۔ ایک چھوٹے بچے کا صبر و استقامت اور ثابت قدمی آخر رنگ لائی اور اب ماشاء اللہ سارا خاندان مرزائیت چھوڑ کر مسلمان ہو چکا ہے۔

۴۰ افراد کا قبول اسلام

سوڈان کے پہاڑی علاقے نوبہ کے شہر "برام" میں چالیس مردوں اور عورتوں نے اجتماعی طور پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اسلام "افریقی تنظیم دعوت اسلامیہ" کی کوششوں سے قبول کیا ہے اور اس کا بظاہر سبب ایک شادی کی تقریب میں حاضر ہونا ہے جہاں ایک مبلغ نے اسلام کی اجتماعی اور عائلی زندگی کے محاسن بیان کئے جس سے متاثر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے قبل یہ تمام افراد ایک بت پرست قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

یاد رہے کہ "افریقی تنظیم دعوت اسلامی" کے سربراہ سوڈان کے ایک سابق صدر جنرل عبد الرحمٰن سوار الذہب ہیں۔

کوٹلہ جام ضلع بھکر

میں ختم نبوت انٹرنیشنل حافظ محمد نواز، محمد حق نواز، سے حاصل کریں۔

ہسپانوی کا قبول اسلام

ہیلارڈ اسلامک سوسائٹی (اسپین) کے مرکزی دفتر میں ایک ہسپانوی باشندے مانول رابرٹ نے اسلام قبول کیا۔ سوسائٹی کے میگزین "اخبار اندلس" نے یہ خبر دیتے ہوئے لکھا ہے کہ شخص مذکور نے اسلام کے مکمل مطالعہ اور غور و فکر کے بعد دین حق قبول کیا ہے، اور اس کا اسلامی نام "محمود" رکھا گیا ہے

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اسپین میں مقامی باشندے بڑی تعداد میں اسلام قبول کر رہے ہیں اور اسلامی سوسائٹی ہیلارڈ بھی خالص ہسپانوی مسلمانوں کی تنظیم ہے۔

علامہ غلام رسول انتقال کر گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ملتان سے یہ روح فرسا اطلاع پہنچی ہے کہ جامعہ علوم شرعیہ ساہیوال کے ناظم حضرت مولانا علامہ غلام رسول صاحب انتقال فرما گئے۔ علامہ صاحب کے اس اچانک انتقال پر ملال پر امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ اور حضرت مولانا عبد الرحیم اشعر مدظلہ نے دلی صدمے اور پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ادارہ ختم نبوت ان کے پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کی شاہ تاج شوگر ملز فحاشی کا اڈہ بن چکی ہے

عالمی مجلس منڈی بہاؤالدین کے متعدد راہنماؤں کا بیان

منڈی بہاؤالدین (نامہ نگار ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حاجی میم محمد رشید اور رہنما ملک محمد یامین نادری خان اکرام اللہ محمد صادق، معروف قانون دان حاجی عبدالغفار گوندل، الحاج جاوید اقبال خاقانی، ملک مظہر محمود شیخ غلام سرقطنے نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین کالونی فحاشی کا اڈہ بن چکی ہے شاہ تاج شوگر ملز قادیانیوں کی بہت بڑی ملز ہے جس کی آمدنی کا بیشتر حصہ ملک وملت اور اسلام دشمنی پر خرچ ہوتا ہے اسی طرح شیزان لمیٹڈ کا سرمایہ بھی اسلام دشمنی پر خرچ ہو رہا ہے انہوں نے پوری مسلمان قوم سے اپیل کی ہے کہ قادیانیوں کی مذکورہ فیکٹریوں کا مکمل بائیکاٹ کریں مقامی انتظامیہ قادیانیوں کو وی آئی پی کا درجہ دیتی ہے۔ اور ہر وقت قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہے حالانکہ پاکستان کے قانون قادیانی آرڈیننس ۱۹۸۴ کی مسلسل خلاف ورزی اور اسلامی شعائر کا مذاق قادیانیوں کا شیوہ بن چکا ہے۔ مقامی انتظامیہ سے بار بار درخواست کرنے پر بھی قانون حرکت میں نہیں آتا۔ ٹال مٹول سے کام لیا جاتا ہے شاہ تاج شوگر ملز ایک مستقل ربوہ بن چکا ہے۔ جہاں پر عالم اسلام کے خلاف منصوبے بنائے جاتے ہیں اور عالم اسلام کی غیرت کو للکارا جاتا ہے۔ مقامی انتظامیہ کی طرف انتظامیہ پر اسی طرح سرپرستی رہی تو پورے پاکستان میں امن قائم رکھنا حکومت کے بس میں نہیں رہے گا انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہ تاج شوگر ملز کے امیر جناب خان اکرام اللہ کو ڈیوٹی پر فوراً بحال کیا جائے اور قادیانی تبلیغی سرگرمیوں، آرڈیننس ۱۹۸۴ کی مسلسل خلاف ورزی کا فوراً نوٹس لیا جائے۔ قادیانیوں کو جو وی آئی پی کا درجہ دیا جاتا ہے اس کو ختم کیا جائے اور مقامی انتظامیہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ قانون پر عمل درآمد کرائے۔ بے حسی کا مظاہرہ ختم کیا جائے منڈی بہاؤالدین میں قادیانی عبادت گاہ کو فوراً مسمار کیا جائے کیونکہ اس عبادت گاہ کے قریب کوئی قادیانی گھر نہیں ہے اور مسلمانوں کی اس عبادت گاہ سے دل آزاری ہوتی ہے۔

شیزان کا بائیکاٹ

شنڈو مرڈٹ میں چوہدری محمد اظہر ڈیلر شیزان نے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور کارکنوں نے انہیں مبارکباد دی ہے۔

مدرسہ دارالعلوم مجددیہ مانکی رجسٹرڈ

تحصیل صوابی ضلع مردان

وفاق المدارس سے منسلک یہ معیاری ادارہ ۴۲ سال سے علم دین کے چراغ روشن کئے ہوئے ہے جس کی بنیاد پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں شریف ضلع میانوالی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنے دست مبارک سے رکھی ہے اور حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب مدظلہ العالی نقشبندی مجددی خلیفہ مجاز قطب العالم حضرت مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں چوبیس سال سے علوم دینیہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے دارالعلوم ہذا کو یہ خصوصی سعادت حاصل ہے کہ بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے دست مبارک سے لکھے ہوئے اصول کا کلی طور پر عمل پیرا ہے اور حکومت کے صوبائی زکوٰۃ فنڈ لینے سے انکار کر چکا ہے جو اس وقت صوبہ سرحد میں تقریباً تین سو چھتیس دینی مدارس وصول کر رہے ہیں لیکن یہ دارالعلوم دیوبند کے طریق کار پر گامزن رہا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ گامزن رہے گا۔ دارالعلوم کی عمارت کے لئے بارہ کنال اراضی قیمتاً برلب سڑک خریدی گئی ہے جس میں سات کمرے طلبہ و درس کے لئے اور دو گھر اساتذوں کے رہائش کیلئے بن چکے ہیں تقریباً ۳۰۰ طلبہ جن میں ایک سو بیرونی طلبہ رہائش پذیر ہیں اس وقت دارالعلوم کا نظام اور کارکردگی چار شعبوں پر تقسیم کی گئی ہے شعبہ عربی اسمیں درس نظامی کا حسب وفاق المدارس العربیہ کے دستور کے مطابق تین جید عالم پڑھاتے ہیں شعبہ حفظ و تجوید و ناظرہ کے لئے چار تجربہ کار قاری و حافظ مصروف عمل ہیں دارالعلوم ہذا میں ایک عالی شان جامع مسجد پر ایک لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے تاحال پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچی تخمینہ کم از کم دس لاکھ روپیہ ہے دردمند اہل خیر حضرات سے استدعا ہے کہ اس نشر گاہ علوم نبوت کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو متوجہ کرائیں اہل خیر حضرات کے لئے ذخیرہ آخرت کا سنہری موقع ہے واجرکم علی اللہ۔ دارالعلوم کا اکاؤنٹ نمبر 3 ح الائیڈ بینک ضلع مردان ہے

احقر غریب اللہ مہتمم مدرسہ دارالعلوم مجددیہ مانکی تحصیل صوابی ضلع مردان

کھرڑیانوالہ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: مولوی نذیر محمد فیصل آباد نمائندہ خصوصی

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام کھرڑیانوالہ میں دو روزہ سالانہ دسویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور چار اجلاس ہوئے کانفرنس میں اتحاد بین المسلمین عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ امتناع قادیانیت پر عمل درآمد ملک و ملت کی فلاح کے عنوانات پر مقامی علماء کرام کے علاوہ مجلس کے مرکزی راہنما مبلغین ختم نبوت اور ہر مکتبہ فکر کے جید علماء کرام نے خطاب کیا ممتاز عالم دین صاحبزادہ سید افتخار الحسن نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا قادیانیوں سے ملک کے آئین و قانون کی ہر صورت پابندی کروائی جائے گی رد قادیانیت کے لئے مشترکہ جدوجہد جاری رکھی جائے گی مرزائی اپنی ناپاک کوششیں ترک کر دیں اہل حدیث جماعت کے ممتاز رہنما حافظ عبدالقادر روپڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی نوازی ذہنیت کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا اور قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ جاری رکھا جائے۔ مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اشرف ہمدانی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام برادران اسلام کو اتحاد کی تبلیغ و دعوت کا فریضہ ادا کرتی رہے گی مرزائی اپنی ناپاک کوششوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوں گے مرزائیت بدترین کذب و دجل و فریب کا نام ہے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کہا کہ منصب ختم نبوت کا محافظ خود اللہ تعالیٰ کی ذات کریم ہے حفاظت عقیدہ ختم نبوت میں تمام اہل اسلام نے بڑھ چڑھ کر بے مثال قربانیاں پیش کی ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تحریروں میں اس قدر تناقض ہے کہ اس کا جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا تھا اتحاد بین المسلمین مرزائیت کی موت ہے۔ خطیب ربوہ مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے کہا کہ مرزائی اجرائے نبوت اور موت عیسیٰ ابن مریم و مہدویت کے دعوے جھوٹے اور فریب کا پلندہ ہیں۔ سفیر ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ علمائے ختم نبوت تحفظ عقیدہ ختم نبوت میں ہر جگہ کامیاب ہوئے ہیں مرزائیت دنیا میں ہر جگہ زوال پذیر ہے قادیانی موت سے قبل مرزائیت سے تائب ہو کر ذلت سے بچ سکتے ہیں مولانا نذیر احمد بلوچ حیدر آبادی نے کہا کہ مرزائی ملک و ملت کے غدار ہیں اور اپنے تمام دعووں میں سراسر جھوٹے ہیں تمام مسلمان مرزائیوں سے لاتعلق رکھیں مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے کہا کہ عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے لئے اکابر سلف کی طرح اس جدوجہد میں ہم ہر وقت تیار ہیں مولانا محمد جمیل اجمل قادری نے کہا کہ مرزائی لٹریچر ہی سے قادیانیوں کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جاتا ہے بہتر ہے کہ مرزائی تائب ہو کر مسلمان ہو جائیں سید ممتاز الحسن شاہ گیلانی، مولانا محمد شفیع چک نمبر ۷ مولانا محمد افضل ماما نوالہ نے بھی خطاب کیا۔ قاری ڈاکٹر محمد صولت نواز اور حافظ نیاز محمد نے تلاوت کی یہ کانفرنس مرکزی امیر مجلس خواجہ خواجگان مولانا خان محمد کی زیر سرپرستی ہوئی انتظامی امور کی نگرانی سیکرٹری اطلاعات مولوی نذیر محمد نے کی کانفرنس کے اختتام پر حضرت رائے پوری کے خلیفہ مجاز سید نفیس شاہ نے دعا کرائی صدارت کے فرائض سید نفیس شاہ اور مولانا عبداللطیف انور شاہ کوٹی نے انجام دیئے۔

ادماڑہ مکران میں یوم مولانا اسلم قریشی میں مقررین کا خطاب

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ادماڑہ کے صدر مجاہد یوسف کی صدارت میں دو نشستوں سے خطیب مکران مولانا محمد الیاس ناظم اطلاعات جمعیت علما اسلام مکران ڈویژن قاری فضل الرحمٰن الفاروقی ضلع گوادر جمعیت کے رہنما مولانا محمد امین قاسمی نے خطاب کیا۔ مولانا محمد الیاس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس تاریخ کو مرد مجاہد مبلغ تحفظ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کو قادیانیوں نے اغوا کر کے اسے شہید کیا ملزموں کو گرفتار کرنے میں آج تک پیرا اسلام کی حکمرانی خاموشی کا شاخسانہ ہے۔

بقیہ: قادیانی وسوسے

سمجھ میں آئی اور جس دعویٰ کو وہ دجل اور لعنت قرار دیتے رہے، وہی دعویٰ انہوں نے بڑی بے شرمی کے ساتھ کر دیا۔ چونکہ مرزا صاحب نے بیس سال تاخیر سے دعویٰ نبوت کیا تھا تو الزام سے بچنے کے لئے کہہ دیا کہ نبوت دراصل "کثرت امور غیبیہ" کو کہا جاتا ہے اور جب کثرت ہو گئی تو دعویٰ نبوت کر دیا۔

اس ڈھکوسلہ کو اگر صحیح مانا جائے تو باپ کے بعد ان کے لڑکے مرزا محمود نے بھی دعویٰ نبوت کیا ہے مگر اپنے باپ کی طرح تاخیر سے نہیں بلکہ چوبیس سال کی عمر میں ہی ان کی "کثرت و شدت" مکمل ہو چکی تھی، چنانچہ مرزا محمود نے ۱۹۱۳ء میں ہی کہہ دیا تھا کہ:

کثرت امور غیبیہ پر مجھ کو بھی اطلاع دی جاتی ہے (الفضل ۱۹ جون ۱۹۱۳ء)

گویا باپ نے ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور بیٹے نے تیرہ سال بعد۔ اور لطف یہ کہ بیٹے نے بھی اسی مرض میں مبتلا ہونے کا اقرار کیا ہے جس مرض کی برکت سے مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے ایک امتی ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی نے رسالہ ریویو قادیان ص۱۱ بابت اگست ۱۹۲۶ء میں اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ:

جب خاندان سے اس کی ابتدا ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض مسلسل ہوا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

یاد رہے کہ اس مرض کے بارے میں قدیم وجدید حکماء کی یہ تحقیق ہے کہ:

"مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں جس میں مریض زمانۂ صحت میں مشغول رہا ہو، مثلاً.. ..... مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات وکرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے، خدا کی باتیں کرتا ہے، اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔" (اکسیر اعظم جلد اول صفحہ ۱۸۸) ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی بھی اس تحقیق کی تائید کرتے ہوئے اقرار کرتا ہے کہ:

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

جاری ہے

بقیہ:	نقطۂ نظر

ہے۔ کوئی صاحب نظر، صاحب دل ہے کہ اس خطرناک سازش کا مقابلہ کرے اور مسلم عوام کو اس سنگینی اور اپنی بے بسی و تباہی سے آگاہ کرے۔ باہمی فروعی اختلافات میں جو شدت پیدا ہو چکی ہے یا مسلمانوں میں عصبیت کی جو آگ بھڑک چکی ہے، ان کے خلاف متحد ہو کر آواز اٹھا کر اسلام اور مسلم امت کی عظیم خدمت انجام دے گا۔

بقیہ:	بے حجابی

کر نہیں چھین چھین کر آنکھ دکھائی دینی چاہیئے۔ تاکہ معلوم ہو کہ یہ عورت اللہ کے ان ارشادات کے سامنے سر اطاعت خم کرنے والی ہے جیسے اس نے قرآن میں بیان فرمایا ہے۔ انہی اوصاف سے متصف عورت ہی کی مؤمن عزت کریگے اور فاجر و فاسق بھی ایذا نہ پہنچا سکیں گے۔

پردے کے فوائد

(۱) تاکہ زنا سے حفاظت ہو جائے۔

(۲) عفت مآب خواتین کا چہرہ اوباش کی ناپاک نظروں سے محفوظ ہو جائے۔

(۳) ان کے حسب نسب پر کسی قسم کا داغ نہ آئے، کوئی بد باطن ان کی اولاد میں شک وشبہ نہ ڈال سکے کہ یہ ان کی اولاد نہیں اور باپ یقین کیساتھ یہ کہہ سکے کہ یہ میرا بیٹا ہے یا میری بیٹی ہے

اللہ رب العزت ہم سب کو حکم الٰہی کی پابندی کرنے والا اور احکام الٰہی کو لے کر دنیا کے کونے کونے تک پھیلانے والا بنا دے۔ آمین۔

بقیہ:	امیر معاویہؓ

اور ابن کثیر وغیرہ۔ النجوم الزاہرۃ فی اخبار ملوک مصر والقاہرۃ ج۱ ص۶۵ حضرت شیخ احمد بن عبد اللہ مفتی حرمین طبری یہ لکھتے ہیں کہ حضرت نبی کریمؐ کے ۱۳ کاتبان وحی تھے ان میں حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ سب سے زیادہ کام کرتے تھے۔

آپکی فتوحات

آپؓ کے دور میں بحر اوقیانوس سے لیکر سندھ وافغانستان کے بہت سے علاقے فتح ہوئے جن میں سے قندھار کابل، خضدار، غزنی وغیرہ میں اسلام کا جھنڈا لہرایا گیا مغرب کے علاقے جو روم کے زیر تسلط تھے جزیرہ روڈز قبرص قسطنطنیہ، بیروت وغیرہ بہت سے علاقے آپ کے دور میں فتح ہوئے جسے اشارۃً طوالت کے خوف سے چند علاقے نقل کر دیئے ہیں ورنہ آپ کے سنہری دور میں بہت سے علاقے فتح ہوئے کاتب وحی ناتح عرب و عجم خال المؤمنین محسن اسلام حضرت امیر معاویہ ۲۲ رجب ۶۰ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

بقیہ:	قرآن حکیم ایک معجزہ

بلکہ لاکھوں انسانوں کے سینوں میں اسی طرح محفوظ ہے۔

(۴) قرآن عزیز نے گذشتہ قوموں کے حالات بیان کئے اور ان کے ان واقعات کو روشن کیا جن کے حالات نہ اس سے قبل اس طرح کتابوں میں محفوظ تھے اور نہ زبانوں پر کتب قدیم میں۔ اگر ذکر بھی تھا تو بعض اقوام کا وہ بھی مجمل و مختصر، مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی قوم بوجہ امی ہونے کے ان سے بھی ناواقف تھی، مثلاً قوم عاد و ثمود کے حالات۔

بقیہ:	اداریہ

پڑھنے کا معمول بنانا بھی جائز نہیں، ان سب کو چھوڑنا اور صدق دل سے توبہ کرنا لازم ہے ____ اور مسلمان ہر صورت کو راحت میں بھی اور مصیبت و تکلیف میں بھی حق تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے، وہی تکلیف دور کرنے والا اور عافیت دینے والا ہے۔"

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن دامت برکاتہم کا ارشاد ہے ....

"اس قسم کے رسالے مسلمان عورتوں، مردوں کو پڑھنا اور سننا سنانا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ ان کہانیوں کی نذر و منت ماننا سراسر گمراہی ہے ____ ____ عامۃ المسلمین کو ان باطل اور خرافات قسم کی کہانیوں سے نہ صرف خود احتراز کرنا چاہیئے بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی ان سے محفوظ رکھنے کی سعی بلیغ کرنا ضروری ہے"

الغرض یہ من گھڑت کہانیاں نہ صرف شہروں میں بلکہ دیہاتوں میں رواج پا رہی ہیں، اول تو حکومت کا فرض ہے کہ بھارت سے درآمد ہونے والی ان کہانیوں کو فوراً ضبط کیا جائے، ورنہ علماء کرام کو چاہیئے کہ وہ عامۃ المسلمین کو اسلام کے خلاف ہونے والی اس خطرناک سازش سے آگاہ کریں۔ ورنہ مستقبل میں سادہ لوح مسلمان ان من گھڑت کہانیوں کو اسلام کا ہی حصہ تصور کرنے لگیں گے۔

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوّۃ

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی ـــــ افتخار الاطباء

○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقات مطب

موسم گرما: ۷ تا ۲ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء
موسم سرما: ۱۰ تا ۱ بجے، نماز عصر تا نماز عشاء
جمعۃ المبارک: ۱۰ تا ۱۲ بجے، نماز عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

خاص اور سفید

صاف وشفاف

سلک (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ کراچی

پتہ

حبیب اسکوائر ـــ ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تشکیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنیکی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکواۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ ۔ والسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون — ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون — ۷۱۱۹۷۱